www.KitaboSunnat.com

طارق بن زیاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب و سنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

طارق بن زیاد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طارق بن زیاد

ترتیب

بلیغ الدین جاوید

www.KitaboSunnat.com

ناشران

انتخاب ادب ۱۰- ایبک روڈ انارکلی لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر	بلیغ الدین جاوید
مطبع	پریس لاہور
تعداد	ایک ہزار
کتابت	جمیل بیگ
قیمت	تین روپے پچاس پیسے

11636

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سُنیے!

ہمیں اپنی تاریخ کے سنہری باب لکھتے وقت کس قدر خوشی ہوتی ہے شاید پڑھتے وقت اتنی خوشی محسوس نہ کرسکتے ہوں۔ مسلمانوں نے اسلام کا پیغام دُور دُور تک پہنچانے کے لئے اپنی جانیں ہتھیلی پہ رکھ کر اسلام کی تبلیغ کی اور جن باطل طاقتوں نے ان کا راستہ روکنے کی جسارت کی ان کا نشان تک صفحۂ ہستی سے مٹا دیا۔ ان فاتحین میں طارق بن زیاد کا نام بھی نمایاں ہے جنہوں نے اندلس میں لشکر کشی کی اور وہاں کے مسلمانوں کو اسلام کا پیغام دیا۔ انہوں نے یہ سب کچھ افرادی طاقت، دولت، سامانِ حرب اور کسی اور ذریعے کے بل بوتے پر نہیں بلکہ قوتِ ایمانی سے کیا۔ انہوں نے ساحل پہ جہازوں سے اتر کر انہیں نذرِ آتش کر دیا۔ کیونکہ اسلام کا سپاہی پیچھے ہٹنے کی کہاوتوں کو سننا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اندلس میں حق و باطل کا معرکہ "تختہ یا تخت" کی بنیاد پر ہوا اور دنیا نے دیکھا کہ قوتِ ایمانی جیت گئی اور باطل سرنگوں ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس خطۂ تاریک میں اپنے مذہب اور شعور کے روشن چراغ لے جا کر یہاں اسلام کی روشنی پھیلانے کی جدوجہد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

—— کتابِ ہذا میں ہم اس دور کی فتوحات کا تذکرہ کر رہے ہیں اور خدا سے دعا گو ہیں کہ وہ آج کے مسلمانوں میں بھی وہی قوتِ ایمانی پیدا کر دے ۔

کتاب پڑھیئے ! آپ اسے ہر لحاظ سے مکمل اور معلوماتی پائیں گے ۔ میں نے اپنی ہر کوشش کی ہے کہ کوئی واقعہ، کوئی معرکہ، اور کسی بھی شخصیت کا تذکرہ میرے قلم کی زد سے نہ نکل جائے ۔

—— آخر میں میں ان فاتحین کو سلام پیش کرتا ہوں ۔ جنہوں نے اسلام کا نور ہم تک پہنچانے میں جنگل، پہاڑوں اور دریاؤں کو راستہ روکنے کی اجازت نہ دی اور خطۂ ارضی کو خدا کے پیغام سے روشناس کرایا ۔

احقر

بلیغ الدین جاوید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحِ اُندلس

طارقؒ بن زیاد

کتنے عظیم تھے وہ لوگ جنہوں نے اپنی قوتِ ایمانی اور جوشِ صداقت کے بل بوتے پر سر دھڑ کی بازی لگا کر تاریخ میں کئی نئے باب لکھ دیئے جو انمٹ اور سنہری حروف میں لکھے جانے کے لائق ہیں ـــــ ان شخصیات اور فاتحین میں سے طارق بن زیاد کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

یورپ میں سب سے پہلے اسلام کا پیغام پہنچانے والے فاتح طارق بن زیاد تھے۔ اور وہ پہلے مسلمان تھے جنہوں نے اسلام کا نور سینے میں لے کر سرزمین یورپ پر قدم رکھا اور اس زمین کو اپنے گھوڑوں کی ٹاپوں تلے روند ڈالا۔

جب مسلمانوں تک یہ اطلاعات پہنچیں کہ یورپ کے جابر اور ظالم حکمرانوں نے جو عیش و عشرت پرست اور لوگوں کے مسائل سے لاپرواہ ہیں عوام پر ظلم کر رہے ہیں اور انہوں نے ان لوگوں پر عرصۂ حیات تنگ کر رکھا ہے تو طارق بن زیاد نے اس خطۂ ارضی پر لشکر کشی کی اور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نعرۂ حق بلند کر کے وہاں کے لوگوں کو مصائب سے نجات دلائی اور وہ لوگ جو غلامانہ زندگی بسر کر رہے تھے اس دھرتی کے مالک بن کر انسانوں جیسی زندگی گزارنے لگے۔

اس دور میں جب اندلس کے حکمران ایک لاکھ سوار فوج کے مالک تھے اور ملک میں ساٹھ ہزار عیسائی ان کے معاون بن گئے تھے۔ بارہ ہزار پیدل فوج لیکر طارق بن زیاد نے اندلس کی سرزمین پہ قدم رکھا۔ ان کے پاس نہ پوری خوراک تھی اور نہ ہی ہتھیار اور پھر وہ اپنے وطن سے ہزاروں میل اور سمندری راستہ سے پہنچے تھے مسلمانوں کو اس خطۂ ارضی سے واقفیت بھی نہ تھی مگر وہ اسلام کے فرزند تھے اور انہوں نے اس سرزمین پر اسلام کا نام روشن کرنیکی قسم کھا رکھی تھا وہ تخت یا تختہ کا فیصلہ کر کے آئے تھے۔ ان کے پاس ہتھیار نہ تھے تو کیا ہوا۔ خدا ان کا حامی و مددگار تھا جس کے قبضۂ قدرت میں سب کچھ ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ مسلمانوں نے اسی کے نام کو دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچانے اور جاہل لوگوں تک اس کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری قبول کی تھی وہ خدا کے سپاہی تھے جنہیں دنیا بھر کی تمام طاقتیں مل کر بھی شکست نہیں دے سکتی تھیں ـــــ طارق بن زیاد اسی فوج کے سپہ سالار تھے۔

اس عظیم سپہ سالار کا پورا اور اصل نام طارق بن زیاد اللیثی تھا۔ کوئی نہیں جانتا کہ آپ کے والد بزرگ کیا کام کرتے تھے اور کہاں رہتے تھے وہ کس طرح زندگی بسر کرتے رہے اور ان کی تاریخ وفات و ولادت کیا تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنفین کے قلم اس بارے میں ہمیشہ چپ ہے۔ ہاں اس قدر ضرور پتہ چل سکا کہ افریقہ کے علاقہ بربر میں رہنے والے وہ ایک شریف النفس انسان تھے جو کئی پشت سے وہیں رہتے آئے تھے اور نسلی اعتبار سے وہ دینیال تھے۔

دینیال افریقہ کی اس نسل کی نشاندہی کرتی ہے جو سرکش، خونخوار اور وحشی ہوا کرتے تھے۔ وہ جس خطے پر حملہ کرتے وہاں نہ صرف لوٹ مار کرتے بلکہ بستیاں جلا کر خاک کر دیتے اور اتنی لوٹ مچاتے کہ دنیا حیران رہ جاتی اور وہاں انسان نام کا کوئی جاندار تلاش بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ اور پھر اس وحشی قبیلہ سے ایک فرزند نے جنم لیا۔ جس کا نام طارق بن زیاد رکھا گیا اس نوجوان نے اسلام تو قبول کر لیا مگر نسلی خصلت کو بھلا دینا اس کے بس میں نہ تھا چنانچہ اس نوجوان نے اپنی اس قتل و خون اور غارت گری کی خصلت کو تبلیغ دین کی طرف منتقل کر دیا۔ اور لوٹ مار کا جوش، جوشِ جہاد میں بدل لیا۔

طارق بن زیاد نے اپنی بھلائی اور لالچ کی بنیاد پہ کچھ نہ کیا وہ باپ دادا کے نقشِ قدم پہ نہ چلا ــــ وہ قبیلہ جس کی فطرت تھی کہ وہ دوسروں پر حملہ کر کے ان کی دولت حاصل کر لے۔ اس فرزند کو نہ روک سکا اور اس کی نیام سے نکلی ہوئی تلوار تبلیغ اسلام کے لئے پھر نیام میں نہ داخل ہو سکی۔ یہ ایک سچا مسلمان تھا جس نے اسلام کا نور گمراہی کی تاریکیوں میں پھیلانے کی جدوجہد شروع کی تھی۔ اس عظیم انسان نے صرف ان لوگوں کو اپنے گھوڑوں کے سموں تلے روند ڈالا جو گمراہ تھے اور خدا کی ربوبیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انکار کرتے تھے اور ان کے حکمران انسان اور حیوان میں تمیز نہ کر سکتے تھے۔

بربریہ میں طارق بن زیاد نے جنم لیا اور وہ اسی خطۂ ارض میں پڑھ کر جب جوان ہوا تو مسلمانوں نے اس خطۂ ارض پر اسلام کا نور پھیلانے کی سعی شروع کی۔ کفار مسلمانوں کے خلاف یکجا ہو گئے۔ طارق بن زیاد نے اس وقت تک اسلام قبول نہ کیا تھا۔ ان دنوں میں جب بربری مسلمانوں سے بہت سی لڑائیاں لڑ رہے تھے تو طارق بن زیاد بھی ایک فوج میں سپاہی کی سی حیثیت سے بھرتی ہو گئے۔ وہ اپنی سرزمین کے دفاع کے لئے مسلمانوں سے برسرِ پیکار رہتے اور مسلمان انہیں سیدھا راستہ دکھانے آئے تھے

حق باطل پر ہمیشہ غالب آیا کرتا ہے۔ کفار کہاں جیت سکتے تھے، چنانچہ بربر کی فوجیں ہار گئیں اور فوجی قیدی بنا لئے گئے یہ وہ دور تھا جب گرفتار ہونے والے فوجی غلام تصور کئے جاتے تھے۔ اس طرح طارق بن زیاد بھی سوار کے غلام کی حیثیت سے قیدی بنا لئے گئے۔ یہ مسلمانوں کے درمیان آنے کا انہیں پہلا موقع ملا۔ غلام کی حیثیت سے سہی مگر وہ مسلمانوں کے غلام تھے جو غلام کو حیوان نہیں بلکہ اسے بھی اپنے جیسا ایک انسان خیال کر کے اس سے اچھا برتاؤ کرتے تھے وہ انہیں اپنے مقابل جگہ دیتے تھے اور اپنے ہی جیسا کھانا کھلاتے اپنے ہی جیسا لباس پہنایا کرتے تھے اور جس شخص کے وہ غلام تھے وہ اسلام کا عظیم فاتح اور سپہ سالار موسیٰ بن نصیر تھا۔

طارق بن زیاد سبھی تبدیلیوں سے زیادہ اہم اس وجہ سے تھے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون کی مانند سرخ چہرے اور بالوں والے غصہ در شخصیت کے مالک نوجوان تھے اور موسیٰ بن نصیر جو افریقہ کا گورنر تھا اس کی نظر انتخاب اچانک اسی نوجوان پر پڑی ان کی زمانہ شناس نگاہوں نے پہچان لیا کہ یہ نوجوان، جو اتنی سنگین شکل و صورت کا مالک ہے اور بری طبیعت کا مالک ہے کوئی معمولی انسان نہیں ہے اس کے دل میں کچھ کر گزرنے اور کچھ بننے کا طوفان پیدا ہوا ہے اور وہ کچھ کر کے دکھا بھی سکتا ہے انہوں نے اس نوجوان کو اپنی نگرانی میں لے لیا اور اسے نہ صرف فنونِ حرب سکھائے بلکہ اسے پڑھا لکھا کر بھی ایک قابل نوجوان بنا دیا۔ اس وقت جب طارق بن زیاد نے مسلمانوں میں بے شمار ایسی خوبیاں دیکھیں جو دوسری قوموں میں نہ تھیں تو انھوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اور وہ اسلام کے اس قدر خیر خواہ اور عاشقِ رسولؐ نکلے کہ موسیٰ بن نصیر نے انہیں آزاد کر دیا۔

غلامی سے آزادی حاصل کر کے طارق بن زیاد نے موسیٰ بن نصیر کی فوج میں ملازمت کر لی۔ وہ ایک قابل سپاہی نکلے تو فوج میں افسر مقرر کر دیئے گئے۔ یہ وہ دور تھا جب مسلمانوں نے انکی قابلیت اور عقل و شعور کو پرکھا انہیں ایک اسلام کا سپاہی مل گیا تھا موسیٰ بن نصیر نے دیکھا کہ نہ صرف اس نوجوان میں سپہ سالار بننے کی صلاحیت موجود ہے بلکہ حکومت کا انتظام کرنے اور فتح مند ہونے کے آثار بھی بدرجہ اتم موجود ہیں — اور مسلمان جوانان کا مرتبہ اس کی قوتِ ایمانی، پرہیزگاری اور قابلیت کی بنا پر رکھتے ہیں، کبھی رنگ و نسل اور علاقائی خصلت کی بنا پر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرکھتے چنانچہ اس نوجوان کو کچھ عرصہ قبل غلام تھا اعلیٰ رتبہ دے دیا انہوں نے اسے مراکش کا حاکم بنادیا جسے ان دنوں طنجہ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ انہیں حاکم بنانے والا خود عبدالعزیز بن مروان کے غلام نصیر کا بیٹا تھا جو افریقہ کا گورنر بن کر ابھرا تھا۔

نصیر حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ فتح عراق کے وقت ہاتھ لگے جب وہ ابھی نوعمر تھے۔ اور جب انکا بیٹا موسیٰ بن نصیر پڑھ لکھ کر ایک قابل شخصیت کے روپ میں سامنے آیا تو آقا و غلام کی تمیز مٹ گئی اور اس نوجوان کو قریشیں اور عربی مسلمانوں سے زیادہ اہمیت دی گئی۔ اور اسے افسر مقرر کیا گیا۔

موسیٰ بن نصیر جب اسلامی فوج میں افسر بن کر ابھرے تو دنیا نے دیکھا کہ وہ ایک قابل دیندار اور باہوش انسان ہیں۔ اور پھر جب اسی عمر اور حالت میں طارق بن زیاد بھی ایک غلام کی حیثیت سے ان کے پاس پہنچے۔ تو موسیٰ بن نصیر نے دیکھا کہ وہ ہیرا ہے جسے کانچ کا ٹکڑا خیال کیا جا رہا ہے انہوں نے اپنی قابلیت کا روپ اس نوجوان پر چڑھا دیا دنیا نے دیکھا کہ طارق بن زیاد لائق دیندار اور متقی کی حیثیت سے سپہ سالار بنے، کہ صحابہ کرامؓ کا نمونہ معلوم دیتے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ کے تن بدن میں تبلیغ اسلام کی جو شمع روشن تھی اس کا نور طارق بن زیادہ میں بھی موجود تھا۔ اور وہ ہر حال میں اسلام کی تبلیغ کرنا چاہتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب آقا و غلام میں کوئی تمیز نہ تھی بشرطیکہ وہ کلمہ گو ہوں۔ پھر وہ ایک ہی صف میں کھڑے ہوا کرتے تھے اور تبلیغ دین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے اپنی جان تو کیا گھر بار بھی لٹ جانا پڑتا تھا۔ تو اس سے ذرہ نہیں گھبراتے تھے۔ ان لوگوں میں لالچ اور خود غرضی نہ تھی وہ اپنی انا اور ناموس دین کے لئے ہر سو بیکار رہا کرتے تھے۔ اور جب موسیٰ بن نصیر کی مانند طارق بن زیاد بھی جوہر کامل اور قابل شخص کے روپ میں سامنے آیا تو مسلمانوں نے اسے اپنا سردار بنانے میں ذرا بھر پس و پیش نہ کی۔

جب طارق بن زیاد کو ایک بلند منصب مل گیا تو ان کے دل میں شعلے بھڑکنے لگے وہ اسلام کی خدمت کرنا اور اس کا نور پھیلانا چاہتے تھے وہ مسلمانوں کے خلاف لڑتے تھے اور مسلمانوں کے لئے ہی لڑ کر ان کا دین پھیلانے میں بقیہ زندگی بسر کر دینا چاہتے تھے کیونکہ اب وہ خود مسلمان تھے چنانچہ انھوں نے اسلام کی شمع ہاتھ میں لئے سپین پر لشکر کشی کی اور پھر دنیا نے دیکھا کہ انھوں نے سپین فتح کر لیا اور اسلام کا پیغام اس خطۂ ارضی تک لے جانے والے وہی نکلے۔

سب سے پہلے سپین کی فتح کے اصل خدوخال جاننے کے لئے ہم افریقہ کی فتح کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے، ضروری ہے کہ ہم اس کا بھی جائزہ لے لیں ۔۔۔ اور آج کے قارئین کو پتہ چلے کہ کس طرح انتھک محنت اور جدوجہد سے مسلمانوں نے افریقہ میں نورِ اسلام پھیلایا اور اپنی جان کی بازی لگا کر لوگوں کو سچائی اور حقیقت کی طرف آنے کی دعوت دی اور پھر انھوں نے یورپ کے خطہ میں جھانک کر دیکھا، جہاں اس قدر جہالت، تاریکی، خود غرضی اور ظلم کا رواج تھا۔ اس خطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارض سے یورپ میں داخل ہونے کے لئے سب سے پہلے سپین کو فتح کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ سپین یورپ کا دروازہ مشہور تھا۔ اور مسلمان اس دروازہ کو مسمار کر دینا چاہتے تھے تاکہ پیش قدمی کا راستہ کھلا ہے اور وہ اس دروازے سے اسلام کا پیغام لے کر وہاں پہنچ سکیں۔

تاریخ نے اس نیک کام کے لئے جس شخص کا انتخاب کیا وہ طارق بن زیاد تھا۔ سب نے دیکھا کہ یہ انتخاب غلط نہ تھا۔ اسلام کے اس فرزند نے فتح کا پرچم بلند کیا پھر وہ اسلام کا پیغام یورپ تک لے جانے والا ایسا فرزند بن کر ابھرا جس پہ تاریخ اسلام کو آج بھی فخر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتوحاتِ افریقہ

افریقہ میں تبلیغ اسلام کے لئے فتوحات کا سلسلہ سب سے پہلے حضرت عثمان رضؓ کے دور میں شروع ہوا تھا۔ ۴۱ھ میں افریقہ میں عقبہ بن نافع الفہری نے فزانہ اور ودنہ کو فتح کیا تھا جبکہ ۴۲ھ میں انہوں نے ہی کدراضی کو زیر کر لیا تھا۔

اہلِ قریش کے یہ مشہور صحابی تھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ صحابہ رضؓ میں سے تھے یا نہیں۔ البتہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ صحابی تھے۔ امیر معاویہ نے انہیں ۵۰ھ میں خلیفہ کی حیثیت سے افریقہ کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ انھوں نے حکم دے دیا تھا کہ وہ پورے افریقہ کو اسلام کی روشنی سے منور کریں اور ان لوگوں کو فتح کر کے اپنے زیر نگیں لائیں جو اسلام قبول نہ کریں۔

افریقہ اس دور میں کیا تھا؟

یہ مصر کے ارد گرد کے سمندری کنارے کا وہ علاقہ تھا جہاں بہت سی اقوام آباد تھیں۔ اور ان میں سے ہر قوم دوسری سے مختلف قوم تھی۔ وہ ایک دوسرے سے پوری طرح واقف تھے جبکہ یہ سب بربری کہلاتے تھے۔ ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر وہ بستیلے تھے جو اس خطے میں خانہ بدوش تھے، عرب بھی ان دنوں خانہ بدوش ہوا کرتے تھے ان لوگوں سے بہت ملتے جلتے اخلاق و اطوار اور معاشرت کے مالک تھے۔ روم والوں نے افریقہ کے ساحلی علاقوں پر قبضہ ضرور کر لیا تھا۔ مگر اس کے باوجود افریقہ کی اقوام ہمیشہ سے آزاد اور خود مختیار چلی آرہی تھیں۔ جبکہ روم والوں نے بھی ساحلی علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا کیونکہ وہ ان مقامات کو فوجی اڈے بنانا چاہتے تھے جو وہاں سے گزرنے والے بحری جہازوں کی نگہداشت کا کام دے سکیں۔

جب عقبہ طرابلس کے وسط میں پہنچے تو انہوں نے افریقہ میں رہنے والوں کو پیغام دیا کہ وہ اسلام کے پیروکار ہو جائیں اور مسلمانوں کا ساتھ دیں مگر افریقہ کے یہ قبائلی بربری بھلا ایسے پیغامات کو ماننے والے کون تھے۔ انہوں نے اسے قبول نہ کیا اور مسلمانوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ اور مسلمان جو سب سے پہلے کفار کو قرآن پیش کرتے تھے اور جب وہ نہ مانتے تو پھر تلوار سے جواب دیا کرتے تھے یہاں تلوار کے استعمال پر اتر آئے کیونکہ ان کے فلسفہ کے مطابق جو قرآن کی دعوت کو نہ مانتے تھے وہ بے نیام تلوار کا وار سہتے تھے۔ انہوں نے ان بربری لوگوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔

بربری اقوام طاقتور تھیں وہ اتنے افراد تھے کہ ان کی گنتی بھی نہ کی جا سکتی تھی۔ مگر مسلمان ان سے قطعاً نہ گھبرائے انہوں نے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے لئے جنگ کرنی تھی۔ اور وہی ان کا حامی و مددگار رہا۔ پھر بھلا ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔

مسلمان جیت گئے اور بربری ہار گئے۔ تب عقبہؓ نے افریقہ میں مسلمانوں کے مستقل چھاؤنی اور رہائش کے لئے قیروان نام سے ایک شہر بسایا۔ جو افریقہ میں اس دور کا خوبصورت ترین شہر تھا۔ وہاں انہوں نے اس دور کے جدید معاشرہ کے سبھی رجحانات کو اپنایا۔ اس جگہ کے قریب ہی گھنا جنگل موجود تھا عقبہؓ نے اس کا معائنہ کیا اور پھر اسے کٹوا کر جگہ صاف کروادی انہوں نے پھر وہاں ایک جامع مسجد بنوائی اور فوجیوں کی رہائش کے لئے چھاؤنی کے ساتھ مکانات بھی تعمیر کروائے۔ اس طرح وہاں مسلمانوں کی پہلی باقاعدہ بستی کی ابتداء ہوئی۔

جنگلی جانوروں سے نپٹنا پڑا تھا۔ ان کے کٹ جانے اور کچھ حصہ رہ جانے سے وہ جانور ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔ اور اب زیادہ خونخوار ہونے لگے تھے۔ آپ تین روز متواتر اس جنگل میں جاتے اور وہاں پر موجود جانوروں کو سرزنش کرتے اور جلد سے جلد وہ علاقہ کر دینے کا حکم سناتے تھے خدا نے انکی سن لی۔ اور جانوروں نے انکی بات مان لی اور وہ سب جانور جنگل چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلے گئے۔ انہی جانوروں نے وہ خوبصورت خطۂ زمین خالی کر دیا تھا جہاں مسلمانوں نے ایک شہر بسایا۔ اس کی وجہ بھی عجیب تھی۔

مؤرخین نے لکھا ہے کہ!

ایک دن عقبہؓ نے ایک گھاٹی کا سفر کیا اور سیر کے لئے دور نکل گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی بھی ذی ہوش شخص کا وہاں سے آنے کو دل نہیں چاہتا وہ بھی وہاں سے نہ آئے کیونکہ یہ پہاڑی خطہ جنت سے کم نہ تھی۔ تبھی انہوں نے اس خوبصورت وادی کو مسلمانوں کا افریقہ میں پہلا شہر بسانے کا فیصلہ کر لیا۔

مگر یہ گھاٹی کوئی محفوظ جگہ نہ تھی۔ وہاں شیر چیتے، گینڈے اور تیندوے دہاں چنگھاڑتے پھرتے تھے۔ سانپوں کی اس قدر بہتات تھی کہ چیونٹیوں کی مانند ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔ ان خطرناک جانوروں کی موجودگی میں بھلا شہر کیسے بسایا جا سکتا تھا۔ جانور اس قدر تھے کہ شہر کا بس جانا بھی محال تھا اور ان کو ہلاک کر دینا آسان کام نہ تھا۔

آپ ایک دن اس جگہ کی گھاٹی پر رک گئے۔ آپ اکیلے تھے اور آپ کے ساتھ کوئی سپاہی بھی نہ تھا۔ آپ اس گھاٹی کے اندر تک چلے گئے اور بلند آواز سے انہوں نے پکارا۔

اے جانورو! مسلمان یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں۔ تم آگاہ رہو کہ خدا وند تعالیٰ کے فرماں بردار بندے اور رسول اللہ کے امتی ہیں ہم تمہیں یہ مشورہ دیں گے کہ یہ مقام چھوڑ کر یہاں سے چلے جاؤ۔ اور اگر آپ رہ گئے تو پھر تمہیں سزا دی جائے گی۔ اور ہم سب مل کر تمہیں ہلاک کر دیں گے چنانچہ وہ سبھی جنگل چھوڑ گئے جواب کٹ چکا تھا۔

جب مغرب کی جانب حضرت عقبہ رضی نے پیش قدمی کی تو ان کے مد مقابل رومی تھے۔ وہ شہر باغانہ میں تھے جہاں زبردست معرکہ پڑا۔ رومیوں کا لشکر بہت طاقتور اور اسلحہ سے لیس تھا مگر مسلمانوں نے پوری ہمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مقابلہ کیا جس کے نتیجہ میں ہزاروں سپاہی کھیت رہے۔

بقیہ فوج نے جب اپنے ساتھیوں کا حال دیکھا تو وہ خوف سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ مگر مسلمانوں نے ہیبتِ دشمن کو پھر سنبھلنے کا موقعہ نہ دیا تھا چنانچہ اس جنگ میں بھی فتح پا کر انہوں نے عیسائیوں کا پیچھا دور دور تک کیا۔ اور بیشمار فوجیوں کو موت کی نیند سلا دیا۔

ایسا ہی ایک زبردست معرکہ مسلمانوں کو اربہ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ جہاں رومیوں نے شکست فاش کھائی تھی۔

وہاں سے فتح پا کر حضرت عقبہؓ نے الجزائر کا رخ کیا۔ اور پھر وہاں سے فارغ ہو کر آپ مراکش میں داخل ہو گئے۔ وہاں کا مقابلہ زیادہ سنگین تھا۔ وہاں تمام بربر قومیں اپنی افرادی طاقت کے ساتھ جمع تھیں اور وہ ہر حال میں مسلمانوں سے جنگ کرنا چاہتی تھیں۔ مسلمانوں کی تعداد انکے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر تھی اور وہ جنگی نقطۂ نظر سے ان سے مقابلہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے پھر بھی اپنی قوتِ ایمانی کو ہتھیار بنایا اور زبردست مقابلہ کر کے فتح حاصل کر لی۔ بربری قوم کو سخت عام شکست کا سامنا کرنا پڑا اور پھر وہ وقت بھی آیا جب پورا مراکش مسلمانوں کے زیر تھا۔ اور بربری اقوام مسلمانوں کی غلام بن گئی تھیں جنہیں مسلمان اللہ کا کلام سنا سکتے تھے۔

اب آگے ایک مقام بحرِ اوقیانوس کا ساحلی خطہ بالبیان تھا۔ اور حضرت عقبہؓ کی نظریں اسی خطہ پر مرکوز تھیں وہ اس سمندر کے کنارے رک گئے غور سے سمندر کی سرکش لہروں کو گنتے رہے اور آسمان کی جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر بلند کر کے بلند آواز میں بولے ـــــ

"اے میرے مولا اگر یہ سمندر راستے میں حائل نہ ہوتا تو میں اس سے آگے ضرور جاتا ـــ اور مغرب پر ضرور یلغار کر کے ان لوگوں کو تیرے پیغام سے آشنا کرتا۔ وہاں تو ہمیں علم ہی نہیں کہ کون لوگ ہیں اور کون سا بادشاہ حکومت کرتا ہے ہم اسے ضرور زیر نگیں کرتے اور تیرا پیغام سناتے۔

اور جب فتوحات پا کر وہ واپس شہر قیروان میں آئے تو بربری قوم نے ان کا راستہ نہ روکا وہ مسلمانوں سے اس قدر خائف تھے کہ انہوں نے مسلمانوں کا سامنا بھی نہ کیا اور جو جو راستے میں جگہ تھی اور مسلمانوں نے ادھر سے گزرنا تھا افریقہ کے بربری لوگوں نے خالی کر دی اور خود اس وقت تک جنگلوں میں چھپے رہے جب تک مسلمان ان راستوں سے گزر نہ گئے۔

حضرت عقبہؓ خدا رسیدہ انسان تھے۔

اس واپسی کے سفر میں آپکے ساتھ ایک بڑا دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ آپ ایسے مقام سے گزرے جہاں پانی نہ تھا۔ اور آپکے لشکر کے سپاہی پیاس سے تڑپ رہے تھے۔ ساری فوج سخت عذاب میں مبتلا تھی اور پیاس سے بے حال ہو رہی تھی ـــــ اور آپ ـــ آپ خدا سے دعائیں مانگ رہے تھے کہ وہ اپنے سپاہیوں کو پانی ضرور دے تاکہ جان بچائی جا سکے۔

اچانک آپکا گھوڑا ایک جگہ جہاں چکنی مٹی تھی رک گیا اور زمین پر زور زور سے مارنے لگا۔ زمین گیلی تو تھی ہی وہاں سے گھوڑے کے پاؤں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاپوں سے ایک چشمہ ابل پڑا حضرت عقبہ رضؓ گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور
اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اس مقام پر ایک گوڑھا کھودیں۔

سپاہیوں نے گڑھا کھودا اور وہ پل بھر میں ایک چشمے کی صورت
میں پانی سے بھر گیا۔ وہاں سے الف لوں اور حیوانوں دونوں نے پانی
پیا اور اس مقام پر نام انہوں نے ماءالفردوس رکھ دیا۔ جس کا مطلب
ہے گھوڑے کا پانی۔

آپ چلتے چلتے قیروان سے آٹھ روز کی مسافت پر شہر طنجہ پہنچ
گئے۔ آپ نے حکم دیا کہ سبھی لوگ دستوں میں بٹ جائیں اور پھر ہر دستہ مختلف
راستوں سے آیات قرآنی پڑھتا ہوا اس شہر میں داخل ہو جائے۔

چنانچہ مسلمانوں نے خود کو دستوں میں بانٹ لیا اور پھر وہ آیات
قرآنی کی تلاوت کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو گئے۔ خود عقبہؓ نے ان سپاہیوں
کا ساتھ دیا تھا۔ آپ نے اپنے سپاہیوں سے کہا تھا کہ میں تب تک تبلیغ اسلام
کی جدوجہد کروں گا۔ جب تک میں شہید نہ ہو جاؤں گا۔ چنانچہ وہاں سے
آپ نے قیروان کا رخ نہ کیا بلکہ کچھ فوج کے ہمراہ آپ خود سوس شہر کی جانب
چلے گئے۔

وہاں فوج موجود تھی اور وہ فوج جو زمانہ شناس اور جنگ کے فن سے
آگاہ تھی انہوں نے اندازہ لگالیا کہ مسلمان تعداد میں کم ہیں انہوں نے مسلمانوں
پر بھرپور حملہ کر دیا۔ مگر مسلمان کم ہونے کے باوجود ان کے مقابلے میں ڈٹے
رہے۔ اور پھر دشمن فوج نے بہت مار دی اور رومی شکست کھا کر بھاگ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک مضبوط قلعے میں پناہ لے لی۔ انہوں نے قلعے کا اندرونی دروازہ بند کر دیا اور مسلمانوں کے خلاف سر جنگ کا اعلان کر دیا۔

رومیوں کے لئے بھاگ نکلنے کے راستے بھی مسدود تھے چنانچہ انہوں نے ایک طاقتور بربری سردار کو اس بات پر اکسایا کہ وہ مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ کر کے ان پر اچانک حملہ آور ہو جائے۔ کیسلہ نامی یہ سردار بہت ہوشیار اور بہادر شخص تھا۔ وہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے خون کا پیاسا ہو رہا تھا اس نے حضرت عقبہ کی فوج کا اندازہ لگا لیا تھا جو تعداد میں کم تھا چنانچہ اس نے خود فوج جمع کر کے اسکی تعداد مسلمانوں سے زیادہ کرنے اور پھر مسلمانوں پر فیصلہ کن وار کرنیکا پروگرام بنا لیا۔

عقبہ رضی اللہ عنہ بھی کسی سے کم نہ تھے وہ ایک ہوشیار اور تجربہ کار سپہ سالار تھے اگر وہ اسے زیادہ فوج جمع کر کے حملہ کرنیکا موقع دیتے تو یہ اچھی بات نہ تھی چنانچہ آپ نے فیصلہ کیا کہ وہ اسے اتنا موقع ہی دیں گے کہ وہ زیادہ تعداد میں اور جلد فوج جمع کر سکے۔ چنانچہ عقبہ رضی اللہ عنہ نے اسکے فیصلے سے باخبر ہو کر اس پر حملہ کر دیا۔ اور کیسلہ کو زبردست شکست دی۔

کیسلہ ایک منہ زور انسان تھا وہ بھلا ایسی باتیں کیسے سہتا اس نے دوسرے بربری قبائل اور قوموں سے مدد کے لئے کہا اور مسلمانوں پر فیصلہ کن حملے کا پروگرام بنا لیا۔ اور فوجیں جلد پہنچ گئیں تو اس نے مسلمانوں کو اپنے نرغے میں لے کر ان پر حملہ کر دیا۔

عقبہ کو اس حملے کا امید نہ تھی اور پھر وہ کم فوج کے ساتھ لڑ رہے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کئی اطراف سے حملہ ہو جاتے۔ چنانچہ ان بربری لوگوں نے مسلمانوں کو گھیر لیا۔

فن سپاہ گری میں ماہر اسلامی لشکر کے سپاہی تاک میں تھے اور جب وہ گھر گئے۔ تو انہوں نے زندگی یا موت کے لئے جنگ لڑی یہ جنگ زوروں سے ہوئی اور اس جنگ میں مسلمانوں نے اتنی بے جگری کا مقابلہ کیا کہ انھوں نے تلواروں کی میانیں بھی پرے پھینک دیں اور کیسلہ کی فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ کفار کو پھر یہاں شکست ہوئی۔ اور وہ سب کے سب اس جنگ میں مارے گئے۔

اب عقبہؓ نے قیروان کا سفر اختیار کیا انہوں نے قیروان جانے سے پہلے اپنا نائب اور وہاں کا محافظ ابیلبری کو بنا دیا۔ اور پھر وہ روانہ ہو گئے تو کچھ ہی عرصہ بعد ابیلبری کو آپکی شہادت کی خبر سنائی گئی۔ انہیں آپکی اور آپکے ساتھیوں کی شہادت کی اطلاع ملی تھی۔ وہ سخت برہم ہوا اور اس نے کیسلہ سے بدلہ لینے کا فیصلہ کر لیا اس نے جنگ کی تیاری کی اور پھر آگے بڑھ کر کیسلہ پر حملہ کر دیا۔

اب دور بدل چکا تھا۔ شانِ قدرت انہی نے کوئی کھیل کھیل رہی تھی۔ مسلمانوں نے مدتوں بعد اس جنگ میں اپنی کھوئی ہوئی طاقت حاصل کرنا چاہی تھی۔ مگر ایسا نہ ہو سکا۔ مسلمانوں کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا کیسلہ نے قیروان پر قبضہ کر لیا اور افریقیہ میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہو گئی۔

مسلمانوں پر زوال کا یہ دور اس وقت آیا جب بنو امیہ سے شہادت در

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین علیہ السلام کی وجہ سے مسلمان بیزار تھے اور یزید کے مقابلے میں حجاز میں عبداللہ بن زبیر نے خلافت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس کش مکش نے مسلمانوں کا جوشِ جہاد سرد کر دیا تھا۔ جبکہ اطمینان اور سکون کے دنوں میں یہ بہت زیادہ ہوا کرتا تھا۔

افریقیہ میں شاہانہ اختیارات عبدالملک بن مروان کو حاصل تھے مگر وہ بھی عبداللہ بن زبیر سے جنگ میں مصروف تھے۔ جبکہ انہیں افریقہ میں آنا اور مسلمانوں کی مدد کرنا چاہئے تھی۔ اور پھر جب انہیں فرصت ملی تو انہوں نے افریقہ کا گورنر زبیر کو مقرر کر دیا۔ اور اس کی امداد کے لئے فوجی کمک بھیج دی۔

۶۷ھ میں زبیرؓ نے جب افریقیہ پر لشکر کشی کی ان کا مقابلہ بھی کیسلہ سے تھا اس نے رومیوں اور افریقہ کے قبائل کا لشکر لے کر بڑے دبدبے سے زبیرؓ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ بڑی شان سے میدان جنگ میں کودا اس کا خیال تھا کہ وہ مسلمانوں کو شکست دے دیگا۔ مگر وہ ایسا نہ کر سکا مسلمان اپنی گزشتہ شکست کا بدلہ لینے کی قسم کھا چکے تھے اس بار گھمسان کی جنگ ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کا پوری قوت سے مقابلہ کیا۔ چنانچہ اس جنگ میں مسلمان جیت گئے انہوں نے اپنی پرانی شکست کا بدلہ لے کر بہت سے کفار، افریقی بربریوں اور رومیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ان مرنے والوں میں کیسلہ بھی شامل تھا۔ مگر جنگ میں افریقہ کی طاقتیں بھی کمزور پڑ گئی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قسطنطنیہ کے عیسائی بادشاہ نے زبیرؓ کو مصروفِ جنگ پایا۔ تو اس موقع کو غنیمت جانا اور برقہ پہ حملہ کر کے وہاں اپنی فوجیں جہازوں کے ذریعے پہنچانا شروع کر دیں اب عیسائیوں اور مسلمانوں کی جنگ تھی کیونکہ نسل کے عیسائی بھی ان سے آملے اور رومیوں نے بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی ٹھان لی انہوں نے مسلمانوں کو مصروفِ جنگ پاکر یکطرفہ کارروائی کی انہوں نے شہر میں لوٹ مار خوب مچائی۔ اور مسلمان عورتوں اور بچوں کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا۔ اور اپنے ہمراہ لے گئے۔

کیسلہ ختم ہو گیا تو زبیر کو برقہ کا پتہ چلا وہ سخت برہم ہوا اور مسلمانوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ یہ بزدلانہ وار ان کے لئے چیلنج تھا وہ برقہ میں عیسائیوں کا مقابلہ کرنے پہنچا تو وہ عیسائی فوج، مسلمانوں سے بہت زیادہ تھی اور پھر اسے رومی حکومت سے مستقل کمک آ رہی تھی۔ زبیر نے عبدالمالک سے امداد لینے کا سوچا مگر ایسا بھی ممکن نہ تھا عبدالملک خود الجھا ہوا تھا اور اپنی مشکلات میں گھرا ہوا تھا۔ وہ ایسے حالات میں زبیرؓ کی امداد کے لئے نہ آ سکتا تھا۔

زبیر کئی دن سوچتا رہا کہ وہ جنگ کرے یا واپس لوٹ جائے مگر واپس لوٹ جانا مسلمانوں کی توہین تھی جسے وہ برداشت نہ کر سکتا تھا وہ شش و پنج میں رہا بظاہر جنگ کا دارومدار تباہی تھی۔ وہ پھر بھی ہمت نہ ہار سکتا تھا، جنگ میں کود پڑا۔ اس نے جنگ کے لئے آگے بڑھ کر بھاگ جانا اور پیچھے ہٹنا گوارا نہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی اس بار عیسائیوں سے زبردست جنگ ہوئی مگر وہ تعداد میں اتنے کم اور عیسائی اتنے زیادہ تھے کہ شکست یقینی تھی۔ عیسائیوں نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا اور پھر مسلمانوں کو شکست ہو گئی ایک بھی مسلمان زندہ نہ بچ سکا۔ اور سب کے سب میدانِ جنگ میں شہید ہو گئے۔

عبدالملک کو زبیر کی شکست اور شہادت کی خبر ملی تو وہ دل پکڑ کر رہ گیا۔ اسے ذہنی صدمہ سے دوچار ہونا پڑا مگر ایسے وقت میں وہ بھی کچھ نہ کر سکتا تھا وہ تو خود ابنِ زبیر سے الجھا ہوا تھا چنانچہ اس نے یہ معاملہ پھر سے ٹال دیا۔

مگر جب عبدالملک خود خلیفہ بنا تو اس نے پرانی شکست کا بدلہ لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے افریقہ کی طرف توجہ کی اور افریقہ کا گورنر حسان بن نعمان کو مقرر کر دیا اور اس کے ہمراہ چالیس ہزار گھڑ سوار فوج دیکر افریقہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

یہ موقع پہلا تھا کہ افریقہ میں مسلمانوں کا اتنا بڑا لشکر آیا تھا جو ہر طرح تیار تھا اور مسلح بھی۔ سب سے پہلے حسان قرطاجنہ کو فتح کر نیکا فیصلہ کر کے ادھر بڑھا۔ جو اس دور میں افریقہ کا ایک عظیم شہر تھا۔ اس دور میں یہ شہر عجائبات میں شمار ہوا کرتا تھا۔ اسے روم کا جواب اور اس خطہ کی امارت خیال کیا جاتا تھا۔ جبکہ اس شہر میں اتنی بڑی اور خوبصورت عمارتیں تھیں جن کا کوئی جواب نہ تھا۔

رومیوں کے لئے یہ ایک لمحہ تھا کہ وہ پرانے دور کو یاد کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اسے بچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی مگر بے سود، اس بار مسلمان اپنے پورے جوبن پر تھے۔ مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ اور اس پر پے در پے وار کرنے لگے۔ اس جنگ میں بے دریغ خون بہا بیشمار مسلمان شہید ہو گئے، اور رومی و بربری بھی، مگر شہر مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا ـــــ فتح اس بار مسلمانوں کا مقدر تھی۔ چنانچہ اس فتح کی یاد میں حسان نے وہیں ایک نئے شہر کا سنگِ بنیاد رکھا اس کا نام تونس تھا۔ یہ ایک بہت بڑا اور عالیشان شہر تھا جو جلد تکمیل پاگیا۔

بربری اور رومی فوجیوں میں زبردست اضطراب تھا۔ قرطاجنہ میں شکست کھا کر وہ صطوزہ میں مسلمانوں کے مقابل آن کھڑے ہوئے مگر وہاں بھی مسلمانوں نے انہیں شکست دی اور پیچھے دھکیل دیا۔ ان جنگوں میں بربریوں اور عیسائیوں کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ اور پھر شکست پر شکست کھانے کے بعد رومی سپاہی شہر باجہ میں قلعہ بند ہو گئے جبکہ بربری شہر لونہ میں بند ہو کر رہ گئے۔

ان جنگوں میں کافی مسلمان فوجی زخمی ہو گئے تھے اور پھر مسلسل جنگوں نے انہیں تھکا کر رکھ دیا تھا۔ چنانچہ حسان اپنی فوج کو لے کر قیروان آگیا جہاں وہ کچھ دنوں آرام کرنا چاہتا تھا پھر وہ کچھ مدت بعد کاہنہ سے لڑائی کے لئے نکلا۔

کاہنہ ایک عورت تھی اور بربر قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی وہ ایک پہاڑی قلعے میں رہتی تھی۔ پھر کسیلہ جو ایک دور میں بربر قبائل کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار بھا قتل ہو گیا تو یہ عورت بربر قبائل کی سردار بن گئی اور انہیں بھڑکا کر کے مسلمانوں کے خلاف متحد کرنے لگی۔ لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ غیب دان ہے اور بتاتی ہے کہ کل کیا ہوگا۔ دراصل وہ ہوشیار اور ہوشمند خاتون تھی۔

اس نے خود کو کاہنہ کے روپ میں ظاہر کر کے بہت سے مرید بنا لئے تھے، وہ بربریوں پر اپنی حکومت قائم کرنے کے لئے جوڑ توڑ کر رہی تھی۔ حسان بربر پہنچ گئے اور کاہنہ اپنی فوج جمع کر کے ان کے مقابل آن کھڑی ہوئی۔ یہ جنگ نیستی شہر کے قریب میں لڑی گئی۔

کاہنہ نے جو شبلی لقاریر کیں اور پورے بربر قبائل میں جوش پیدا کر کے آگ لگا دی چنانچہ سبھی قبائل مسلمانوں سے الجھ پڑے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ گھسان کی جنگ میں مسلمان ہار گئے۔ بے شمار مسلمان شہید ہو گئے اور بہت بڑی تعداد میں بربریوں نے قیدی بنا لئے بعید مشکل حسان نے اپنی جان بچائی اور وہ برقہ پہنچ گیا ـــــ اس طرح ایک بار پھر مسلمانوں نے افریقہ کا یہ خطہ ہاتھ سے گنوا دیا۔

عبدالملک کو حالات کا علم ہوا تو اس نے بھی انتقام اور شکست کا بدلہ لینے کے لئے تازہ دم فوج حسان کو روانہ کر دی۔ اس وقت بربریوں نے کاہنہ کی باتوں کو سنا اور فیصلہ کیا کہ بربر کا سرسبز علاقہ اور سونا چاندی لوٹنے کے لئے مسلمان آ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے فیصلہ کیا کہ سبھی شہروں کو تباہ اور ویران کر دو تو مسلمان واپس لوٹ جائیں گے۔ چنانچہ بربری فوجیں اطراف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھیل گئیں اور انہوں نے خود اپنے شہروں کو تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے عمارتیں گرا دیں، شہروں کو جلا کر خاک کر دیا گیا۔ یہ کام کاہنہ نے کروایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے افریقہ کے لوگوں کے دلوں میں کاہنہ سے نفرت پیدا ہو گئی۔ اور جب تازہ دم فوج لے کر سرزمین افریقہ میں حسان دوبارہ آیا تو بربری لوگ اپنی شکایات لے کر حسان کے پاس جمع ہونے لگے اور کاہنہ کے مظالم بیان کرنے لگے۔

اب کاہنہ جیسی ہوشیار عورت کو موت سر پر منڈلاتی دکھائی دے رہی تھی یہ وہی عورت تھی جس نے مسلمانوں کے خلاف پہلے جنگ کر کے انہیں شکست دی تھی۔ اور انہیں قتل کیا تھا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ مسلمان اسے معاف نہیں کریں گے۔ اور ہر حال میں اس سے بدلہ لیں گے۔ چنانچہ وہ جنگ کرنے کے لئے لشکر لے کر میدان میں آ گئی۔

خود کاہنہ نے اپنے جسم پر ہتھیار سجا لئے تھے اس نے جنگ کی اور خوب کی۔ وہ خود بھی شکست کھا گئی اور اس کی فوج بھی، پھر بھاگ گئی فوج کے ساتھ وہ خود بھی بھاگ رہی تھی ـــــ اس کے بے شمار فوجی مارے گئے جن میں بھاگتی ہوئی کاہنہ بھی شامل تھی۔

بربری حسان کے پاس آئے اور انہوں نے پناہ مانگ لی۔ مگر انہوں نے پناہ میں بھی شرط رکھی۔ گو انہوں نے مسلمانوں کی فتح مندی کو تسلیم کر لیا مگر ان کا سردار حسان سے بولا ۔ ۔ ۔ !

"آپ اس شرط پر ہمیں امان دیں کہ اپنی فتح کی بڑائی بیان نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں" پھر انہوں نے کہا کہ
"ہمیں مفتوح خیال نہ کیا جائے بلکہ مسلمان ہمیں اپنے بھائی تصور کریں اور زمانے د معاشرے میں ہمیں ذلیل و رسوا ہونے سے بچا لیں۔"
چنانچہ یہ شرط مان لی گئی۔ بربریوں کو امان دیدی گئی۔ اور حسان نے کہیں بھی، کسی بھی غلطی پر اور کبھی بھی ان سے انتقام نہ لیا۔
پھر کاہنہ کے جو دو بیٹے حسان کی امان میں آئے تھے انہیں بربریوں کی بارہ ہزار سپاہ پر متعین فوج کی کمان سونپ دی گئی۔ اور یہ بارہ ہزار سپاہی حسان کے ماتحت قرار دیئے گئے۔
مسلمانوں کی اس دریا دلی اور شرافت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسلام افریقہ میں بڑی تیزی سے پھیلا اور پھر باشعور افریقی نے اسلام کے دائرہ میں آنا مناسب کیا۔ پھر ستر سال ہوئے ہیں کہ پورا افریقہ مسلمان ہو چکا ہے۔
حسان نے اس کے بعد اپنا پایۂ تخت قیروان کو بنایا اور ۸۶ھ تک وہ افریقہ میں حکمران رہا۔ اور پھر وہ گورنر نہ رہا کیونکہ ۸۹ھ میں خلیفہ ولید بن عبد الملک نے اپنے چچا عبداللہ بن مروان افریقہ کا گورنر بنایا اور موسیٰ بن نصیر کو گورنر مقرر کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مسلمان سپین پہنچے

جب افریقہ میں مسلمانوں نے قدم جمالئے اور وہاں اسلامی حکومت قائم ہوگئی۔ تو پھر موسیٰ بن نصیر نے اسلام کی روشنی سے یورپ کو منور کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور وہ سپین ہی کے راستے یورپ میں داخل ہو سکتے تھے۔ کیونکہ یہ زیادہ قریب اور آسان منزل تھی۔ کیونکہ ایک سمندری حصہ جو صرف دس میل لمبا تھا۔ سپین اور افریقہ کو ایک دوسرے سے جدا کرتا تھا۔ اور مسلمان جو سینکڑوں میل دور سے آ کر افریقہ میں اپنے مذہب کا پرچار کر رہے تھے بھلا سپین کیوں نہ جاتے اور یورپ میں پہنچنا موسیٰ بن نصیر کا پروگرام بھی تھا۔

موسیٰ بن نصیر جو سفید داڑھی، کشادہ پیشانی اور معصوم سے چہرے کے ساتھ بڑے سادہ انسان معلوم ہوتے تھے۔ بڑے دوراندیش اور محتاط قسم کے انسان تھے وہ ایک پختہ مشق سیاست دان بھی تھے۔ بلکہ مدبر اور دانش در بہادر سپہ سالار بھی تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے یورپ پر حملے کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرنا مناسب خیال کیا۔ اور طارق بن زیاد جو انہی کے پاس تربیت پا کر اب اس مرتبے کو پہنچے تھے موسیٰ کے ذہن کی آواز سنا کرتے تھے اور ان دونوں دانشوروں نے اس وجہ سے بھی سپین پر یلغار کرنا چاہی کیونکہ انہوں نے سن رکھا تھا کہ سپین کے عیسائی بادشاہوں نے وہاں کے باشندوں پر انسانیت سوز سلوک روا رکھا ہوا ہے

یورپ کے جنوب مغربی حصہ کو نقشہ پر دیکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ ایک جزیرہ نما سا ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ براعظم یورپ اور افریقہ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ اور سپین کا جنوبی کونا مراکش سے مل جاتا ہے اور ایک بحیرہ سی بناتا چلا جاتا ہے مگر راستے میں بحیرۂ روم نے ان دونوں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیا ہے۔ اور پھر اسی سمندر نے ایک دوسرے کے درمیان دس میل کی آبی پٹی بنا کر انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا ہے

بحیرۂ روم نے خلیج بسکے سے مل کر بھی افریقہ کو یورپ سے الگ کیا ہے مگر سپین یورپ کا کوئی جزیرہ نہیں ہے۔ جبکہ سپین بحیرۂ روم اور خلیج بسکے کے باعث یورپ سے کسی قدر الگ ضرور ہو گیا تھا اس جزیرہ نما کے بہت سے نام ہیں۔ جیسے...

ایبیریا، ہسپانیہ، اندلس اور سپین وغیرہ

سپین کے شمال میں کوہستان پیری نیز اور خلیج بسکے ہیں جبکہ مشرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بحیرۂ روم ہے۔ جنوب کی جانب آبنائے جبل الطارق
اور بحرِ اوقیانوس ہیں جبکہ مغرب میں بھی بحرِ اوقیانوس ہے
سپین کی آب وہوا معتدل اور خوشگوار ہے
جبکہ یہ یورپ کے سبھی ممالک سے اچھی ہے اس کی زمین زراعت
کے لئے بہترین ہے اور یہ خطہ سرسبز و شاداب ہے
یہاں زمین غلہ بھی زیادہ پیدا کرتی ہے لوگ کہتے ہیں۔ کہ
خدا نے مختلف ممالک کو مختلف خوبیاں دی ہیں جبکہ سپین میں
وہ سب خوبیاں موجود ہیں جو ہونی چاہئیں۔ یہاں غلہ وافر ہوتا
ہے پھل بھی بہت ہیں۔ پھولوں کی کثرت ہے یہاں کی زمین
نرم اور بہترین ہے جبکہ آسمان صاف رہتا ہے اور اس کا
ساحل بہت بھلا اور خوبصورت ہے اور وہاں جہاز رک
جا سکتے ہیں۔

سپین میں سبزہ اور چراگاہوں کی بھی بہتات ہے اور
وہ چراگاہیں مویشیوں اور جنگلی جانوروں سے بھری ہوتی ہیں
وہاں ہموار میدان ہیں جہاں ندیاں اور دریاؤں کی روانی ہے
کوئی بھی ایسی زمین وہاں دکھائی نہ دے گی۔ جو سبزے سے ڈھکی
ہوئی نہ ہو۔ وہاں کے باغات کے جو درخت ہیں وہ ہمیشہ پھل دینے
والے ہیں۔ اور ہر موسم میں اچھے پھل لگتے ہیں وہاں اکثر سونا
چاندی اور دیگر ہر قسم کی دھاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ بابل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں نے جو تخت بنوایا تھا وہ اسی جگہ سے سونا لے جا کر بنوایا گیا تھا۔ اور مصر کے فرعونوں نے اپنے محلات کی زیبائش بھی اسی جگہ کے سونے چاندی سے کی تھی۔

سپین بھی اکثر مختلف اقوام کے زیر تسلط رہا وہاں سب سے قبل فونیشیا والے آئے۔ اور انہوں نے اس خطے کو قبضے میں لے لیا۔ اور اسے اپنی سلطنت کا ایک صوبہ بنا لیا۔ وہ لوگ تجارت پیشہ تھے اور ان کے جہاز اکثر بحیرہ روم میں سامان لانے اور لے جانے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ بے حد دولت مند تھے۔

فونیشیا والوں نے اس خطہ میں جب شکست کھائی تو انہوں نے افریقہ کا رخ کیا اور وہاں کے ایک شہر قرطاجنہ میں اپنی حکومت کی ابتداء کی۔ انہوں نے اس سلطنت کا ایک صوبہ سپین کو بھی بنا لیا۔

اس کے بعد روما والوں نے جب اٹلی کے شہر روم میں اپنی سلطنت بنائی تو شہر قرطاجنہ ان کی زد سے نہ بچ سکا انہوں نے حملہ کر کے اس شہر کو برباد کر کے رکھ دیا۔ وہ اس شہر پر پانچ صد سال حکمران رہے انہوں نے اس خطے کے باشندوں کو اپنا دست نگر بنا لیا۔ اور ان سے سو سال تک خراج وصول کیا یہ وہ زمانہ تھا جب سپین کی حالت عجیب تھی وہاں صاحب اقتدار لوگ چند تھے جنہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ہر قسم کے مظالم کئے انہوں نے زمینوں پر قبضہ کر لیا اور جائیدادوں کو بھی اپنا بنا لیا تھا۔ جبکہ انکی ایسی حرکات سے ملک کے زیادہ تر افراد غریب اور مفلس تھے۔

ان غریبوں پر تو ہر قسم کا ٹیکس تھا۔ کیونکہ انکے پاس پیسہ نہ تھا۔ اور جو لوگ صاحب ثروت رئیس زادے اور جاگیردار تھے۔ان پر ہر قسم کا ٹیکس معاف کیا گیا تھا۔ ان لوگوں میں وہاں کے مجسٹریٹ، گورنر، خطاب یافتہ افراد شامل تھے۔ اور ان کا ہر قسم کا خرچ حکومت اور بادشاہ غریب عوام سے لیکر پورا کرتے تھے جس کے باعث وہ لوگ زندگی تنگ سے نالاں تھے اور رئیس لوگ خوشی کے دن بسر کرتے تھے انہیں کسی بھی غریب سے نہ تو کوئی سروکار تھا اور نہ انکی مشکلات سے آگاہی کی ضرورت !

وہاں کے رئیس لوگ کسی پر فضا مقام پر دریا یا ندی کے کنارے عالی شان محل بنوا لتے اور وہاں زندگی کے سبھی شوق پورے کرتے وہ ان محلات میں شراب نوشی کرتے، جوا کھیلتے اور ہر قسم کی دیگر عیاشیاں کرتے ہیں وہ اپنے فرش پر ایرانی قالین بچھواتے جبکہ مخمل اور دیگر خوبصورت پردے بھی دروازوں پر لٹکانے رہتے غریب انسان غلام تھا اس کا کام تھا کہ وہ اپنے مالک کے سامنے خوشامدانہ انداز میں جھکتے ہے سر جھکائے شعر گنگنا رہا ہوتا تھا، لذیذ کھانا رکھ دے اور خود با ادب کھڑا کی دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم کا انتظار کرتا۔ اور مالک کھانے کے وقت بھی گانے اور ناچنے والیوں کے ناچ دیکھتے جبکہ اس دور میں ان محلات میں نیم برہنہ رقص ایک فیشن بن چکا تھا۔

شہر شہر نہ رہے تھے وہاں طاقت ور شخص غنڈہ بن جاتا تھا اور اسی کا وہاں سکہ چلتا تھا۔ وہ ہر غریب اور کمزور پر ظلم کرتے اور ظلم بھی ایسا ہوتا کہ ہر سننے والا کانپ جاتا۔

چنانچہ ان سے سرکاری افسران اور رئیس بھی سہا کرتے تھے کیونکہ اسطرح وہ ان سے خود کو بچا کر صرف کمزور اور مظلوم عوام کو اپنا ظلم کا نشانہ بنایا کرتے تھے۔ وہ غنڈوں کے در پہ حاضری دیتے اور انکی خوشامد کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ بھی ملک میں حکومت کا حصہ تھے

سپین میں کوئی شخص آزاد نہ تھا۔ رعایا رئیس لوگوں اور بادشاہ کی غلام کی حیثیت سے زندگی بسر کرتی تھی۔ وہاں دو قسم کے غلام تھے ایک وہ جو اپنے مالک کی خدمت کیا کرتے تھے اور وہ ہر دم مالک کی قدم بوسی کرتے رہتے تھے جبکہ دوسرے جبری طور پر کاشت کرنے والے تھے۔ ایسے لوگوں کے لئے لازم تھا کہ وہ عمر بھر شادی نہ کریں کیونکہ اسطرح مالکان کو کام لینے میں مشکل ہوتی تھی۔ وہ خود کسی زمین کے مالک نہ تھے بلکہ انہیں سپین میں زمینوں کا غلام کہا جاتا تھا۔ ان لوگوں میں رواج تھا کہ وہ زمین فروخت کرتے تھے تو اس زمین کے غلام بھی ساتھ فروخت ہوتے تھے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پھر اس زمین سے دور نہ جا سکتے تھے وہ ایک عام ساجنسی مال تھے۔ جسے بلاوجہ خریدا اور بیچا جا سکتا تھا۔ کوئی بھی شخص ان کا سودا کر سکتا تھا۔ اس وقت سپین میں سب سے کم قیمت شئے غلام تھے۔

سپین کے آقاؤں نے تمام آبادی کو جو غریب تھے غلاموں کی صورت میں بانٹ رکھا تھا۔ ہر شخص غلام تھا اور ایک ایک رئیس کے ہاں دس دس ہزار غلام تھے۔ مالک کو حق حاصل تھا کہ وہ ان غلاموں سے جیسا سلوک چاہیں کریں وہ غلام کو کوئی حکم دیتے اور اسے وہ کام کرنے میں ذرا بھر دیر کر دیتا تو مالک اسے کوڑے لگایا کرتا اور بعض اوقات جان سے بھی مار دیا کرتا تھا۔ مگران خدمت گار غلاموں سے بہتر زندگی بسر کرنے والے وہ غلام تھے جو جبری طور پر کاشت کرتے تھے۔ اور زمین کے غلام بنا کرتے تھے۔ وہ شادی کر سکتے تھے بشرطیکہ آقا انہیں اجازت دے دے — وہ اگر چاہتے تو زمین کے مالک بھی بن جاتے اور آقا کو حق نہ ہوتا تھا کہ وہ ان کی زمین چھین لے یا بیچ دے۔ مگر وہ رہن رکھ سکتے تھے۔ مگران ذیلوں غلاموں کو مالک کی رضامندی کے خلاف ذرا سا کام کرنے پر بھی سخت ترین سزا دی جاتی تھی۔ اس طرح سپین ایک انسانی جنگل بن گیا تھا۔ جس کی لاٹھی اسی کی بھینس کا وہاں پر رواج عام تھا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر سپین میں وہ وقت بھی آیا جب غلاموں اور آقاؤں نے بغاوت کر دی وہ لوگ جو غلام تھے اکثر جنگل میں نکل جاتے اور صرف غلامی کی زندگی اور آقاؤں کے مظالم کی وجہ سے وہ جنگل میں جانوروں جیسی زندگی بسر کرتے وہ آقا جو ان پر مظالم کرتے تھے اگر کبھی ان راستوں میں غلاموں کے ہاتھے چڑھ جاتے تو غلام انکی تکا بوٹی کر دیتے اور بعض اوقات یہ آقاؤں کی محفلوں سے بھرپور محلات پر مل کر حملہ کرتے اور مار دھاڑ کر کے محلات لوٹ کر اور آگ لگا کر واپس لوٹ جاتے۔

۴۰ھ میں ان کا بدلہ شمال کی وحشی اقوام نے لیا انہوں نے روم کی سلطنت پر حملے کیے۔ جی بھر کر انہیں لوٹا اور خوب تباہی مچائی۔ اور اس سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اس کا باعث سپین کا حکمران طبقہ اور رئیس تھے جو عیش و عشرت کی وجہ سے اندر سے کھوکھلے ہو گئے تھے۔ اور جو نشے میں دھت شراب کے ساتھ ناچ گانے کی محفلیں جمانے والے تھے بھلا کیسے مقابلہ کر سکتے تھے مگر وہاں کے لوگوں نے رومہ کے مظالم سے زیادہ ان جبشیوں کی قتل و غارت گری اور لوٹ مار کو خیال کیا۔ انہوں نے ان حبشیوں کا ساتھ دیا تھا۔ اور پھر اچانک حالات پلٹے جب ان حبشیوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا۔ پھر وہ ہر کام پادریوں کے مشورے سے کرنے لگے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے سپین پر شہ پا کر پہلے سے بھی زیادہ مظالم شروع کر دیئے۔ بلکہ وہ ان سے بھی بڑھ گئے۔ وہ اپنے اقتدار اور طاقت کے نشہ میں اتنا چھا گئے کہ سپین کا بادشاہ بھی ہمت نہ کر سکتا تھا کہ کوئی فیصلہ کر سکے جب تک ان پادریوں سے اجازت نہ لی گئی ہو!

ان پادریوں نے اپنی جب بہ اوریہ نیالیں بنا انہوں نے بڑے بڑے محلات اور جاگیروں پہ تسلط جمالیا۔ ہر زرخیز علاقے کا مالک کوئی پادری ہوا کرتا تھا۔ اور عیش وعشرت کے علاوہ حسیناؤں کی محفلیں اب پادریوں کے پہلو میں لگا کرتی تھیں وہ مذہبی پیشوا تھے۔ اور سرعام ہر فحش حرکت کرتے تھے جبکہ کسی بھی انسان میں اتنی جرأت نہ تھی جو ان سے کہہ سکے کہ وہ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ وہ کسی بھی شخص کے بارے میں فتویٰ دیتے تو وہ شخص جان سے جا سکتا تھا جبکہ ان کے لاٹ پادری کو بادشاہ کو معزول کر دینے کا اختیار بھی تھا۔ ہر پادری سینکڑوں بربری غلام رکھتا تھا جن سے وہ شفقت بھی کرتا تھا۔ اور پہلے بااختیار لوگوں سے بھی زیادہ سنگین کام لیا کرتے تھے اور پھر ان ہی بربری غلاموں کے ذریعے وہ کسی بھی شخص پہ ظلم کر سکتے تھے

پادری نے اسکا مذہبی اختیار اپنے نام محفوظ کر لیا تھا۔ پادریوں سے ملک بھرا پڑا تھا جو بے حد مذہبی جوش رکھتے تھے مگر مذہبی جوش ہی حرص و ہوس سے آگے نہ بڑھ سکا تھا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوپ کو اس دور میں خدا کے بعد اس کا نائب خیال کرتے تھے اور خود کو دنیا بھر کے معاملات کا کفیل گردانتے تھے۔ مگر سپین کے وہ پادری جنہوں نے دولت اور اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا اسے پوپ بھی نہ مانتے تھے وہ اپنی طاقت کے نشے میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ وہ اسے کچھ جاننے میں بھی کوتاہی کرتے تھے۔

ساتویں صدی عیسوی کا زمانہ تھا جب گوتھ کی سلطنت جو ان وحشیوں کی قوم تھی، بہت عروج پہ جا چکی تھی۔ ان کا پورے بحیرۂ روم اور اس کے جزائر پہ قبضہ اور حکومت تھی اس سلطنت کا بادشاہ جس کا نام وٹیزا (غیطیشہ) تھا ٹولیڈو (طلیطلہ) میں حکومت کرتا اور ابھی نظام کو سنبھالے ہوئے تھا اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد دولت جمع کر کے اسے چھپا لینا تھا۔ اس نے معمولی جرائم پر لوگوں کو سخت سزائیں دیں اور جلاوطن کر دیا۔ اس طرح وہ انکی دولت اور جائیداد پر قبضہ کر لیا کرتا تھا۔ اور پھر جو لوگ یوں تابو میں نہ آتے وہ ان کے خلاف جعلی دستاویزات بنوا کر انہیں مجرم گردانتا اور پھر انہیں ملک بدر کر کے انکی دولت پر قبضہ کر لیتا۔

عام لوگوں کے لئے اس نے ٹیکس بڑھا دیئے اور لوگوں سے ساری دولت چھین لی۔ ملک میں صرف پادری رہ گئے تھے جنہیں اس نے کچھ نہ کہا تھا اور جن کے پاس وافر دولت اور جائیداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفی اسٹس نے جب ان پادریوں کی طرف ہاتھ بڑھایا تو انہوں نے
بھی انتقامی کاروائی کی اور بادشاہ کو قتل کرنے کی کوشش
کی مگر بادشاہ غافل نہ تھا۔ اس نے جوابی اقدام کر کے ہزاروں
پادریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جب پادریوں کا زور
کچھ ٹوٹا تو سپین میں رہنے والے یہودی جنہیں پادریوں نے
پریشان کر رکھا تھا بہت خوش ہوئے اور وہ بادشاہ
کے حامی ہو گئے۔ اور اس آڑ میں انہوں نے بادشاہ پر الزام
لگایا کہ وہ یہودیوں کا حامی ہے جبکہ یہودیوں کا حامی ہونا
اس دور میں ناقابل معافی جرم تھا۔ ملک بھر کے عیسائی
ان پادریوں کے ساتھ مل گئے اور اس طرح پادریوں نے بادشاہ
کو تخت سے اتار کر ایک اسی (۸۰) سال بوڑھے جرنیل سردار
راڈرک جسے لزرق اور زرزق بھی لکھا گیا ہے۔ تخت پر بٹھا دیا۔
یہ بے حد تجربہ کار انسان تھا جو فوج پر قابو پا سکتا تھا اور
اس کے اقتدار پر آنے کا سبب اسی قدر تھا کہ وہ پادریوں سے
وعدہ کر چکا تھا کہ وہ انکے اقتدار میں کمی نہ آنے دے گا۔

سپین میں ایک اور رواج تھا جو عجیب تھا دلال
ہر رئیس، صاحب اختیار، جاگیردار، گورنر یا مشیر کی اولاد کو
حق حاصل تھا کہ وہ بادشاہ کے پاس محل میں رہے اور ملکہ کے زیر سایہ
شاہی محل میں پرورش پائے۔ اور محل میں بادشاہ اور ملکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان رئیس زادوں کے لڑکے اور لڑکیاں آپس میں بانٹ لی تھیں۔

گو بادشاہ کہا کرتا تھا کہ وہ ان بچوں کو تہذیب و اخلاق سکھانے کے لئے ایسا کرتا ہے مگر دراصل ایسا نہ تھا وہ انہیں اس لئے پاس رکھتا تھا۔ کہ ان لوگوں کی اولاد اس کے پاس رہے جو اس کے خلاف بغاوت کر سکتے تھے اور اس طرح وہ ان پر قابو پائے رکھے امیروں کے بچوں پہ بادشاہ کی خاص عنایت تھی وہ اپنی فوجوں کا سپہ سالار یا سرحدی قلعوں کی حفاظت پر مقرر کرتا تھا۔

ان دنوں راڈرک کے محل میں ایک تر ان ہی بچّوں کے ساتھ رہتا تھا جس کا نام کاونٹ جولین تھا اور اسکی ایک بہن فلورندا بھی تھیں۔

شمالی افریقہ کے ساحل پر واقعہ ایک قلعہ سیطہ یا سوطا کا قلعہ دار کاونٹ جولین تھا اور اس قلعہ پہ تاحال عیسائیوں نے تسلط جمار کھا تھا۔ جبکہ یہ یانی سردار جولین تھا جو وہاں قیصر قسطنطنیہ کی جانب سے جو کہ عیسائی تھا۔ وہاں تعینات ہوا تھا اور افریقہ کے سبھی قلعے بت تک اور قیصر کے بہت سے علاقے مسلمانوں کے قبضے میں چلے گئے تھے۔ صرف ایک قلعہ باقی تھا جو یہی تھا اور اس کے قلعہ دار نے مسلمانوں سے مصالحت کر لی تھی اور مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وہ قلعہ بدستور اس کے قبضے میں رہنے دیا تھا۔

مقیسر نے دوراندیشی کا ثبوت دیا اس نے حکم دیا کہ وہ اس وقت افریقہ میں تنہا عیسائی حکمران ہے اور قسطنطنیہ سے دور ہے وہ کسی بھی صورت میں سپین کی حفاظت میں جاکر اپنی اور عیسائیوں کے مفاد کی نگرانی کرے چونکہ کاونٹ جولین کا تعلق دربار سپین سے تھا اور وہ اس سے تعلق خاص رکھتا تھا۔ اور قیصر جس نے اسے گورنر بنا دیا تھا حکم دیا تھا اور اس نے سپین کی ریاست بننا گوارہ کرلیا تھا۔

اس خدمت کے اعتراضات میں وٹیزا سپین کے بادشاہ نے اپنی بیٹی کا رشتہ دیا اسے دکھ تھا کہ کیوں اسے تخت سے اتارا گیا جولین کو اس کا شدید دکھ تھا۔ اور جولین نے راڈرک کی اس لئے بھی اطاعت کرلی وہ پادریوں کو ساتھ ملا کر رکھتا تھا۔ اور اس کے خلاف کچھ بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ وہ بے بس اور مجبور تھا۔ چنانچہ جولین نے اس کی اطاعت قبول کی۔ اور اپنی خوبصورت بیٹی کو شاہی محل میں رواج کے طور پر بھیج دیا۔ اسی سالہ راڈرک بے حد عیاش تھا۔ اور فلورنڈا اس دور کی بے حد حسین لڑکی تھی وہ اس پر عاشق ہو گیا اور فلورنڈا کو ہر طرح سے اپنے جال میں اتارنے کی کوشش کرتا رہا۔ مگر وہ نہ مانی اور جب کسی بھی حالت میں راڈرک نے بیل منڈھے چڑھتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ دیکھی تو اس لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا لیا۔

فلوزندا نے یہ تمام واقعہ اپنے باپ کو لکھ کر بھیج دیا جولین غصے میں پاگل ہو گیا۔ اس نے محل میں پہنچ کر راڈرک سے کہا کہ فلوزندا کی ماں قریب المرگ ہے اور اس کی صورت دیکھنا چاہتی ہے۔ اور پھر وہ اپنی بیٹی کو وہاں سے لے گیا۔ اور محل کے دروازے پر قسم کھائی کہ وہ اپنی بے حرمتی کا انتقام ضرور لے گا۔

جولین کی بیوی گاتھ بادشاہ کی بیٹی تھی اور جب اس قوم کو اس لڑکی کی بے حرمتی کی اطلاع ملی تو وہ راڈرک کے جانی دشمن ہو گئے۔ مگر وہ کیا کر سکتے تھے پادریوں کے ہاتھ میں سارا انتظام تھا اور راڈرک کے خلاف بغاوت پادریوں کے خلاف بغاوت خیال کی جاتی تھی۔

جولین کو کسی کروٹ چین نہ تھا وہ آگ میں جل رہا تھا اس نے گورنر موسیٰ بن نصیر سے قیروان میں ملاقات کی۔ تو انہوں نے اسے مسلمانوں کا مہمان بنا کر خوب خاطر مدارت کی اس نے استدعا کی کہ کسی نہ کسی صورت مسلمان سپین پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیں کیونکہ وہاں عصمت دری کے کھیل عام ہیں اس نے عوام کی مظلومیت کی داستانیں سنائیں اور یہ بھی بتایا کہ وہاں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اپنی بیٹی کی بے حرمتی کا واقعہ بھی سنایا۔ اس نے مسلمانوں سے وعدہ کر لیا کہ جب وہ سپین پر حملہ کریں گے تو وہ قلعہ سبط کی چابیاں انہیں دے دے گا۔

قلعہ سبط یورپ کا مضبوط ترین قلعہ تھا اسے یورپ کی کنجی کہا جاتا تھا۔ وہ اس قدر مضبوط تھا کہ اس دور میں جب بارود ایجاد نہ ہوا تھا منجلیق اس کی دیوار پر خراش تک نہ ڈال سکتی تھی۔ موسیٰ بن نصیر نے ساری باتیں سن کر اسکی بیٹی کی بے حرمتی پر شدید غصے کا اظہار کیا اور اس کا ساتھ دینے کا وعدہ کر لیا تھا۔ وہ تو گورنر تھے اور انہیں کسی بھی ملک پر حملہ کرنے کے لئے اسلامی لشکر بھیجنے سے پہلے خلیفہ سے اجازت لینا ضروری تھا۔ چنانچہ موسیٰ بن نصیر نے سارے حالات تفصیل کے ساتھ خلیفہ عبدالملک کو سارے حالات سے آگاہ کرنے کے بعد اجازت طلب کی۔

انہوں نے ایک اور احتیاطی اقدام یہ کیا کہ وہ جولین کو کہا کہ تم جو کہتے ہو ہم اس کی صداقت جاننا چاہتے ہیں تم اس کی صداقت کا ثبوت مہیا کرو۔ تم کچھ فوج کے ساتھ سپین جاؤ اور اس کی سرحدوں پر حملہ کرو۔ ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس بارے میں سپین کے لوگوں کا ردعمل کیا ہے۔

چنانچہ وہ پانچ صد سپاہی لے کر سپین گیا اور سرحدی علاقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر حملہ کر کے لوٹ مار کر کے واپس آ گیا وہاں کوئی نہ تھا جو اسے روک بھی سکتا۔ اس پر موسیٰ بن نصیر نے فیصلہ کیا کہ وہ ضرور حملہ کریں گے۔ اگر پوری تیاری سے حملہ کیا جائے تو اس خطہ کو فتح کر کے وہ اسلام پھیلایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید تسلی کے لئے پانچ صد سپاہیوں کے ساتھ ایک سردار طریف بن مالک نخعی کو سپین روانہ کیا۔ اور حکم دیا کہ وہ سپین کے اصل حالات کا پتہ کر کے آئیں۔

طریف نے سپین کے مغربی کنارے پر ۹۲ھ میں یلغار کی اور لوٹ مار کر کے واپس آ گئے۔ اور اس طرح ان لوگوں نے سپین کو بالکل غیر محفوظ جان لیا۔

دراصل کئی سو برس سے سپین پر کبھی حملہ نہ کیا گیا تھا اور سپین والوں نے سوچ رکھا تھا۔ کہ وہ لوگ سپین کے باشندے نہ ہوں اس کی آب و ہوا میں رہ نہیں سکتے۔ وہ کبھی ادھر کا رخ نہ کریں گے۔ انہوں نے نہ تو دفاعی انتظامات کیے اور نہ وہ مسلمانوں کے جوش و جذبے اور طاقت سے با خبر تھے اور جب سپین پر حملہ کی اجازت موسیٰ بن نصیر نے خلیفہ سے طلب کی تو وہ سوچ رہے تھے کہ اجازت نہیں ملے گی۔ کیونکہ یہ وہ وقت تھا جب سندھ کے راجہ داہر سے مسلمانوں کی جنگ ہو رہی تھی اور اسکی سرکوبی کے لئے فوج بھیجی جا چکی تھی۔ اور ان حالات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اور محاذ کھولنا اچھی بات نہ تھی مگر خلیفہ نے سپین کی مہم کا سارا اختیار موسیٰ بن نصیر کو دے دیا اور مظلوم کی حمایت کی پرزور حمایت بھی کی۔

جولین کا کہنا تھا کہ سپین والے جو ظلم کی چکی تلے پس رہے ہیں مسلمانوں کا ساتھ دیں گے۔ حملے کے پہلے ہی دن سے اپنے قلعہ کی چابیاں موسیٰ بن نصیر کو دے دیں گے۔

مگر خلیفہ نے جولین پر تکیہ کرنے کا حکم نہ دیا بلکہ لکھا کہ پہلے تھوڑی فوج روانہ کرو اور پھر بعد میں مزید فوج روانہ کر دینا چنانچہ موسیٰ بن نصیر نے جولین سے معاہدہ کر کے اُسے فوج میں اعلیٰ افسر بنا دیا۔ پھر انہوں نے ۷ ہزار لشکر اسلام کے جیالوں کو منتخب کیا اور انہیں تیاری کرنے کا حکم دے دیا۔ پورے مسلمان سپین کی صورت حال اور مظلومیت کا سن کر بے چین تھے وہ زیادہ فوج بھیجنا چاہتے تھے کیونکہ انکے خیال میں سپین کا عیسائی بادشاہ طاقت ور تھا۔ اور اسے ان سات ہزار سپاہیوں کی فوج بھیجنے پر حیرت اور مایوسی ہو رہی تھی۔

پھر لوگ مزید حیران رہ گئے جب انہوں نے سنا کہ فوج کا کمانڈر ایک آزاد غلام اور بربر نو مسلم شخص طارق بن زیاد کو بنایا گیا ہے۔ جبکہ بے شمار کہنہ مشق اور ہوشیار جرنیلوں نے مہم سر کرنے کی خواہش کی تھی ان میں خود موسیٰ بن نصیر کا بیٹا بھی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر موسیٰ بن نصیر کی زمانہ شناس نظروں نے طارق کو یہ عزت دی اور حقیقت رومی کو جو جدی مسلمان تھا اور عمر میں طارق سے بہت بڑا تھا۔ نائب کمانڈر بنا دیا۔ طارق بن زیاد ایک دانش مند مستقل مزاج دور اندیش، تجربہ کار اور بلند نظر جرنیل تھے طارق کو آبنائے پار کر کے دوسری جانب جانا تھا جہاں سرے پر ایک قلعہ تھا جسے دیکھ کر جاہل کہا کرتے تھے۔ کہ وہاں دنیا ختم ہو گئی ہے اور وہیں ساحل پر ہرکلیس کا مندر بھی موجود تھا۔ جس کے ستون بے حد بلند تھے اور پورا کلس سونے کا بنا ہوا تھا۔ لوگ اس آبنائے کو اس قدر گہری کہتے تھے کہ اس کا آخر کوئی نہ بتا سکتے تھے۔

وہاں پیچھے منقاطیس کا ایک ڈھیر صدیوں سے مندر میں لگا ہوا تھا۔ جسے ملاح جادو خیال کرتے تھے لوگ کہا کرتے تھے کہ اسے کبھی پار نہ کرو کیونکہ اسکے پار دوسری دنیا کا راستہ جاتا ہے آبنائے پار کرنے کے لئے جولین نے جہاز دیئے۔ جو تعداد میں بہت کم تھے۔ فوج نے بہت دنوں میں آبنائے کو پار کیا راستے میں طارق کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ سپین تمہارا ہے اور تم اسے ضرور فتح کر لو گے۔ ۵ رجب مطابق ۹۲ ھ کو قلعتہ الاسد میں اسلامی لشکر اترا اس کا نام مسلمانوں نے جبل الطارق رکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپین کے ساحل پر اتر کر طارق بن زیاد نے بڑی پر زور تقریر کی۔ اور سپاہیوں سے کہا کہ ابھی وقت ہے تم لوگ سوچ لو یہ معمولی مہم نہیں ہے تم نہ تو راستوں سے آگاہ ہو تمہارے پاس گھوڑے موجود نہیں ہیں اور واجبی سا جنگی سامان ہے تم میں سے جو بھی واپس جانا چاہے چلا جائے، مگر وہ سبھی مسلمان تھے۔ وہ تو دین کے لئے سر دینے اور ہر حال میں فتح پانے کا عزم لے کر آئے تھے: کوئی بھی واپس نہ ہوا۔ چنانچہ طارق نے جہازوں کو آگ لگادی اور واپس جانے کا یہ ذریعہ ختم کر دیا۔

طارق نے دانشمندی کی مثال قائم کر دی ان حالات میں سات ہزار سپاہی سپین میں بے یارومددگار دکھائی دینے لگے انہیں اِن بربری لوگوں کا اندیشہ تھا۔ کیونکہ وہ عیسائیوں جتنی فوج طلب کر سکتے ہیں اور جب تک اور فوج نہ آئی وہ جنگ شروع نہ کرتے اسطرح ناکامی کا شدید اندیشہ تھا۔

پھر رسولِ اکرم صلعم نے طارق بن زیاد کو جو خواب میں بشارت دی تھی۔ انہیں اس پہ شک کرنے کی گنجائش بھی نہ تھی۔ اور وہ رسول پہ ایمان رکھتے تھے اور انہیں امید تھی۔ کہ وہ ضرور سپین کو فتح کرلیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنی فوج کو تاکید دیا کہ یا تو سپین کو زیر کر لو ورنہ یہیں پہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید ہو کر اسی سرزمین میں دفن ہو جاؤ۔ اور پھر مسلمان جن کے روبرو کشتیاں جلی بیٹھی جانتے تھے کہ راستہ میں بہت گہری جھیل ہے اور واپسی کا اور کوئی بندوبست بھی نہیں ہے۔ اب تو تخت یا تختہ نصیب میں لکھا ہے اور ایسی مسلمان فوج کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپین کے سپہ سالار کی شکست

مسلمان فوجی ساحل سپین پر اترے اس وقت تدبیر سپہ سالار سپین جو راڈرک کی فوجوں کا کمانڈر تھا قلعۃ الاسد سے ۵ میل دور خود موجود تھا اس دور میں وہ ایک مشہور اور جہاں دیدہ سپہ سالار مشہور تھا۔ اور بے شمار لوگوں میں وہ نام پیدا کر چکا تھا۔ جونہی مسلمان سپین کے ساحل پر اترے اسے پتہ چل سکا اور پھر ان کے سنبھلنے اور خود کو تیار کرنے سے قبل ہی اس نے حملہ کر دیا۔

مسلمان پیدل تھے اور وہ ایک معقول تعداد میں گھڑسوار فوج کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ اور فولاد کی زرہ پہنے اس کا ہر سپاہی حملے کے لئے چوکس تھا۔ اور مسلمان جو اس وقت پورے ہتھیاروں کے ساتھ بھی نہ آئے تھے وہ صرف نیزہ اور تلوار کے ساتھ آئے تھے۔

پھر سپین کی فوجوں کو جوش میں لانے کے لئے تدبیر نے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کہ پورے زور سے طبل جنگ بجا دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے طبل جنگ بجا دیا۔ اس کی آواز سن کر طارق کے سبھی سپاہی جو اسپین کے سپاہیوں سے زیادہ جوشیلے اور انہیں ختم کر دینے کے درپے تھے۔ انہوں نے اس قدر زور سے تین بار طارق بن زیاد کے حکم سے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ پہاڑ بھی دہل گئے۔ اور تدمیر کا دل دھل گیا وہ سوچ رہا تھا کہ اس پیدل فوج کو تو اپنے گھوڑوں کے آہنی سُموں سے روند ڈالے گا۔ لیکن مسلمان اتنے اناڑی اور بزدل نہ تھے۔ وہ جنگ کرنا جانتے تھے۔ انہوں نے ان حالات کا مقابلہ کیا اور زوردار تیر اندازی کی۔ اور گھوڑوں اور سواروں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ بے شمار گھوڑ سوار ہلاک کر دیئے گھوڑوں میں بھی اتنی بھگدڑ مچ گئی۔ کہ وہ اپنے سواروں کی لاشیں روندتے بعض کو اپنی کمر پر سے گراتے وہاں سے سرپٹ الٹی سمت بھاگتے ہی چلے گئے۔

اس فوج میں جو مسلمان شریک تھے وہ تو لڑتے ہی تھے مگر وہ سب طارق کو لڑتا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور انہوں نے اس سرخ و سفید اور بربر نسل کے مضبوط نوجوان کو اتنی جانبازی سے لڑتے دیکھا جوان کے لئے عجیب تھا وہ جس سمت بھی گیا دشمن کی صفیں صاف کر دیں لوگوں نے اس تندخو بربری غلام کو لڑتے دیکھ کر حیرانی کا اظہار کیا تھا دشمن نے انہیں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زغے میں لیا اور اسے زیر کرنے کی سعی کی مگر بے سود۔ وہ حلقۂ دشمناں توڑ کر نکل گیا اور پھر ——— طارق اور عیسائی جرنیل کا مقابلہ ہوا۔ طارق بن زیاد اس انداز سے عیسائی جرنیل سے لڑا کہ وہ جلد ہی میدان سے بھاگ نکلا۔

کمانڈر بھاگ جائے تو فوج لڑا نہیں کرتی۔ چنانچہ فوج نے بھی راہِ فرار اختیار کی اور مسلمانوں نے دور تک ان کا تعاقب کر کے دشمنوں کے بہت سے سپاہیوں کو بھی تلوار کی زد میں لے لیا۔

تدمیر سپہ سالار نے اپنی شکست کا رقت بھرا خط شاہ راڈرک کو لکھا۔ اور پھر وہ راڈرک سے ملنے سپین کے دارالخلافہ کی طرف روانہ ہوا تو وہ راستے میں شہر شہر رک کر لوگوں کو اس جنگ کے حالات سناتا اور مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا تھا مگر اس ملک کے لوگ تو مسلمانوں کی شجاعت کو جان چکے تھے۔ اور ان کے دل پر مسلمانوں کی ہیبت چھا چکی تھی۔ وہ بجائے مسلمانوں سے جنگ کے لئے تیار ہونے کے ان سے خوفزدہ ہو گئے تھے۔ اور انہوں نے راستہ کے شہر کے شہر خالی کر کے جنگل اور دیہاتوں میں بھاگنا شروع کر دیا۔ وہ مسلمانوں کے راستہ میں آنا بھی موت کو دعوت دینا خیال کرتے تھے۔ اور وہاں کے عیسائی مسلمانوں سے خوفزدہ ہو کر سوچ رہے تھے۔ کہ یہ قوم کیسی ہے جو اس قدر بہادر ہے وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ لوگ دینی جوش میں سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس دور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طارق بن زیاد کے سات ہزار سپاہی عیسائیوں پورے سپین کے عوام اور فوج سے بھاری معلوم ہوتے تھے۔

راڈرک حیران تھا۔ کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ بلکہ سپین ہی کے ایک صوبے میں کسی قوم نے بغاوت کی ہوئی تھی۔ یہ صوبہ وہاں کا ایک اچھا علاقہ بنلبونہ تھا۔ اور بادشاہ اس وقت صوبے میں بغاوت ختم کرنے کے لئے جانے والا تھا۔ مگر اس نے مسلمانوں کے خطرہ کو زیادہ اہمیت دی اور وہ وہیں ٹھہر کر اپنے مشیروں، وزیروں اور امیروں سے مشورہ کرنے لگا۔ اور سبھی نے کسی اور طرف توجہ دینے کی بجائے مسلمانوں کا پورے جوش سے مقابلہ کرنے کو ترجیح دی۔ انہوں نے ملک بھر کی فوجیں جمع کر لیں مگر بعض مورخین کا خیال ہے کہ عیسائی بادشاہ نے بنلبونہ کا محاصرہ کر لیا تھا۔

مگر جب اسے اپنے کمانڈر کا خط ملا تو اس نے محاصرہ اٹھا لیا۔ اور سارے ملک سے مزید فوج جمع کرنا شروع کر دی تاکہ مسلمانوں کا مقابلہ کر کے انہیں ملک سے دور بھگایا جا سکے اور پھر وہ ایک لاکھ فوج لے کر ساحل کی جانب مسلمانوں سے مقابلہ کرنے کے لئے چل دیا۔

جب یہ فوج روانہ ہو گیا تو راڈرک ہاتھی دانت کے بنے تخت پر بیٹھا تھا اور اس کی چھتری بے شمار ہیرے اور موتیوں سے جڑی ہوئی تھی۔ یہ فوج بیس دن بعد وہاں پہنچ گئی۔ جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دور کی ہیبت ناک جنگ لڑی گئی۔ جس میں مسلمان جیت گئے۔

اس وقت تک طارق بن زیاد فارغ نہ بیٹھے تھے انہوں نے ایک شہر کارٹینہ کو قبضہ میں لے لیا تھا۔ یہ جبل الطارق کے دامن میں سمندر کے کنارے آباد ایک گنجان شہر تھا۔ اس شہر کو عبدالملک نے یلغار کرکے فتح کیا تھا۔ جبکہ دوسرے سالار بھی ارد گرد کے علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے۔ جو فوج کے لئے رسد جمع کر رہے تھے۔ اور ہر محاذ پر کامیاب رہے تھے عیسائی حکمرانوں نے جس جگہ ان سے جنگ کی وہ لڑے۔ اور عیسائیوں پر اپنا ناقابلِ فراموش تاثر چھوڑ گئے۔

پھر طارق نے فوج لی اور جبل الطارق سے نیچے اتر کر مغرب کی سمت میں جھیل لاخنڈا پر قبضہ کر لیا۔ اور پھر اس جھیل کا نام مسلمانوں نے الجزیرہ رکھ دیا۔

وہیں مسلمانوں نے راڈرک کی آمد کی خبر سنی جو ایک لاکھ سواروں سمیت آ گیا تھا۔ اور طارق نے موسیٰ بن نصیر کو سارا حال لکھ دیا۔ موسیٰ بن نصیر نے مزید ۵ ہزار سپاہی روانہ کیے۔ طارق بن زیاد کی بارہ ہزار فوج اب بھی ایک لاکھ کے مقابلے میں کچھ بھی نہ تھی۔ مگر ان جنگوں میں صرف جوش اور ولولہ لڑ رہا تھا جو کہ نہیں ان لوگوں کے دل میں اسلام کا جوش تھا۔ اور وہ کفر و جہالت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خطے کو نکالنے اور اسلام کا پیغام دینے کی لگن دل میں لیے طوفان سے ٹکرا جانے کا عزم کیے ہوئے تھے ان لوگوں نے صحراؤں کی خاک چھانی تھی اور میدانِ جنگ کا ہر دکھ برداشت کیا تھا۔ وہ اتنے پختہ کار ہو چکے تھے کہ اب مشکلات ان کا راستہ نہ روک سکتی تھیں۔

اور پھر میدانِ کارزار بھی ایسا بنا کہ ایک فوج نہر کے اس کنارے پر تھی تو دوسری پرلے کنارے پر اور مسلمان حیرت سے عیسائی فوج کو دیکھ رہے تھے۔ حدِ نگاہ تک خیمے ہی خیمے تھے۔ سپین کے لشکر کا مسلمان شمار بھی نہ کر سکتے وہ اس قدر تھا چنانچہ بے شمار تھا۔ اور ملیوں پھیلا ہوا ہیبت طاری کر دینے کو کافی تھا۔ اور عیسائی ـــــ وہ مذاق اڑا رہے تھے کہ دس بارہ ہزار مسلمان موت کے منہ میں آ گئے ہیں۔ اور انہیں ذبح کر کے ختم کر دینا گھنٹوں کا نہیں منٹوں کا کھیل ہے۔

ادھر مسلمان بھی کچھ ڈر سے گئے۔ مگر طارق بن زیاد مطمئن اور پر جوش تھا وہ ہر دستے میں گیا اور اپنے بہادر سپاہیوں سے کہا ۔ ۔ ۔ !

"خدا کے سپاہیو! تم نے اپنے جہاز جلا دیئے اب تم واپس بھی نہ جا سکو گے۔ گہرا سمندر تمہیں واپسی کا راستہ نہ دے گا۔ بلکہ تمہیں نگل جائے گا۔ تم کمزوروں کے حامی اور مظلوموں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھی ہو۔ وہ جو سامنے ایک لاکھ فوجی ہیں وہ ایسے ہیں جو اس ملک کے دو کروڑ عوام پر مسلسل ظلم ڈھا رہے ہیں انکے پاس چمکتے ہتھیار ہیں اور ان کے سینوں پر جواہرات والے لباس ہیں وہ دو کروڑ انسانوں کا خون چوسنے والے ہیں تم نے ان دو کروڑ انسانوں کے حقوق کے لئے لڑنا ہے اور ان کے ظلم کا بدلہ بھی لینا ہے"

اور پھر ۹ر جولائی ۷۱۱ء کا دن طلوع ہوا۔ اس دن دونوں فوجیں وادی مکہ کے سرے پر میدان شدونہ میں جھیل لاخنڈا کے کنارے ایک دوسری کے سامنے صف آراء ہوگئیں۔ طارق نے نماز ادا کرکے اسلامی لشکر کی فتح کی دعا کی۔ اور پھر اپنے سپاہیوں کو خطبۂ جہاد دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی فوج کو وہ خواب سنایا جب رسولِ اکرم نے اپنی کامیابی کی بشارت دی تھی۔ جنگ شروع ہوگئی۔ دونوں فوجوں نے جی بھر کر مقابلہ کیا اور پھر سارے دن کی جنگ کے بعد رات آگئی۔ اور اس جنگ میں دونوں میں سے کسی لشکر نے فتح نہ پائی۔ دوسرے دن پھر جنگ ہوئی اور یہ میدانِ جنگ لاشوں سے پٹ گیا۔ اس دن پھر دونوں طرف سے لڑائی زور سے ہوئی مگر فیصلہ نہ ہو سکا۔

سات دن متواتر ایسا ہونے کے بعد طارق نے سپاہیوں سے خطاب کیا اور جیت کی خوشخبری دی اس دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے اس تخت تک پہنچنے کے لئے جان لڑادی۔ جو راڈرک کا تخت تھا۔ مسلمانوں نے وہاں تک رسائی پالی اور پھر ایک مسلمان نے اپنا نیزہ اس کے سینے میں پیوست کر کے اس کے لباس جواہرات اور وجود کو خون میں تر کر دیا اس کا جسم بے جان لاش بن کر ادھر ادھر بکھر گیا۔

بادشاہ کی موت شکست کا اعلان ہوا کرتی ہے اس کا مرنا تھا کہ جنگ کا پانسا پلٹ گیا۔ عیسائی فوج نے بھاگنا شروع کر دیا۔ ان حالات میں مسلمانوں نے ان کا پیچھا کر کے اپنی دشمن فوج کو گاجر مولی کی طرح کاٹ دیا۔ تاریخ کی سب سے زیادہ غارت گری اس دور میں ہوئی

ایک اندازے کے مطابق ۸۰ ہزار سپاہی قتل کئے گئے اور باقی میدان جنگ سے فرار ہو گئے۔ اس جنگ میں بے شمار مال غنیمت ہاتھ لگا۔ بے شمار سونے کے دستوں والی تلواریں اور ہیرے جواہرات جو مختلف چیزوں پر جڑے ہوئے تھے۔

مسلمانوں کو ہتھیار تو ملے تھے مگر غلہ بھی وافر مقدار میں ہاتھ لگا اس جنگ میں عام اشیاء خریدنے کے لئے بادشاہ کے سونے اور چاندی کے کافی سکے بھی ملے۔ اس جنگ نے سپین کے مستقبل کا فیصلہ کر دیا تھا جو پورے ملک میں انہوں نے جس طرف یلغار کی وہاں کا پانسہ پلٹ دیا اور پورے سپین پر ان کا تسلط ختم ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ بندی کا حکم

جب وادی لبکا کو فتح کر کے اسلامی لشکر آگے بڑھ رہا تھا اور مسلمان مسلسل یلغار کر رہے تھے تو طارق بن زیاد کو موسیٰ بن نصیر کا پیغام موصول ہوا۔ انہوں نے پیش قدمی نہ کرنے اور جنگ روک دینے کا حکم دیا تھا۔

طارق بن زیاد شش و پنج اور مصیبت کا شکار ہو گئے بھلا ایسے موقع پر وہ کیسے جنگ بند کر دیتے۔ جبکہ دور بیٹھے موسیٰ بن نصیر کا خیال تھا کہ اپنے سپہ سالار اور بادشاہ کی موت کے بعد وہاں کے عیسائی مسلمانوں کو نرغے میں نہ لے لیں اور ان دس بارہ ہزار سپاہیوں کو شہید نہ کر دیں جبکہ اتنی کم تعداد سے اتنی بڑی سلطنت پر تسلط جمانا آسان کام نہ تھا۔ انہوں نے طارق بن زیاد کو لکھا تھا کہ

میں اٹھارہ ہزار فوجی لے کر آرہا ہوں میرا انتظار کرو اور جب تک میں سپین نہ پہنچ جاؤں پیش قدمی بھی نہ کرو اور جنگ بھی نہ ہو۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طارق بن زیاد بھی بے بس تھے کیونکہ موسیٰ بن نصیر کے اس حکم پر ان کے فوجی سپاہیوں نے عمل نہ کیا وہ پیش قدمی اور فتح روک دینے کو تیار نہ ہوئے یہ وہ وقت تھا جب اسلامی فوج نے کسی بھی محاذ پر شکست نہ کھائی تھی۔ اور وہ مسلسل فتح یاب ہو رہی تھی ان کا رعب دشمن پر جم چکا تھا۔

طارق کے کمانڈروں نے کہا کہ پیش قدمی روک دی تو ان عیسائیوں کو شبہ ہوگا کہ ہم ڈر گئے اور ہمارا سارا رعب ختم ہو کر رہ جائے گا۔ موسیٰ بن نصیر کا خیال تھا کہ وہ غلط تھا۔ سپین کے عیسائی باشندے اب مسلمانوں کا مقابلہ نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ ہی ان مسلمانوں کو اندیشہ تھا۔ کہ وہ انہیں گھیرے میں لے کر ہلاک کر دیں گے چنانچہ ان لوگوں نے پیش قدمی کرنے کو ترجیح دی۔

طارق بن زیاد بھی یہی چاہتے تھے۔ انہوں نے فوج کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انہوں نے فوج کے ایک حصے کو ملاگا اور دوسرے کو قرطبہ روانہ کیا جبکہ تیسرا حصہ خود ان کے ساتھ تھا جسے لے کر وہ ٹولیڈو (طلیطلہ) کی طرف بڑھنے لگے۔

ملاگا پر قبضہ

جو فوج اس شہر کی طرف آئی وہ دو ہزار سپاہیوں پر مشتمل تھی اور اس وقت ملاگا میں پندرہ ہزار عیسائی فوج تھی مگر سپہ سالار اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ کی ہلاکت کے بعد سبھی لوگ مسلمانوں سے خائف تھے۔ وہ سوچتے تھے کہ مسلمان وہ مخلوق ہے جس سے بچ رہنا آسان نہیں ہے پھر ملاکا کے سپاہیوں سے جنگ ہوئی تو مسلمانوں نے فتح پائی۔ اور پھر خود عیسائیوں نے وہ قلعہ مسلمانوں کو دے دیا۔ چنانچہ سالارِ فوج زید نے طارق بن زیاد کو اس فتح کی خبر پہنچا کر آگے کا سفر اختیار کیا جہاں البیٹجا تھا جو عیسائیوں کا ایک قلعہ تھا۔ وہاں بے شمار سپاہی تھے مگر مسلمانوں نے تو اس قلعہ کو فتح کرنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا۔ انہوں نے قلعہ فتح کر لیا اور اس جگہ بھی عیسائیوں نے شکست کھائی۔ زید نے اس کی خبر طارق کو بھیج دی اور خود الدر کا رخ کیا۔ اور وہاں کا قلعہ عیسائیوں نے ان کے حوالے کر دیا۔

فتح قرطبہ

فوج کا حصہ جو مغیث رومی کی سرکردگی میں قرطبہ گیا تھا وہ ایک ایسے قلعے کو فتح کرنے گیا تھا۔ جس کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ ناقابلِ شکست ہے مسلمانوں نے قلعہ کے دروازے بند کر کے فصیل پر فوج جمع کر دی چنانچہ مسلمانوں نے خون ریزی سے بچنے اور بچانے کے شہر والوں سے کہا کہ اگر آپ جزیہ دے دیں تو ہم عیسائی کو امان دیں گے۔ مگر عیسائیوں نے کسی بھی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس بات کو نہ مانا۔ چنانچہ مسلمانوں نے پوری طاقت سے قلعہ پر حملہ کر کے وہ قلعہ جس کے بارے میں ناقابل شکست ہونے کا دعویٰ تھا فتح کر لیا۔ مگر طارق ٹولیڈو آچکے تھے انھوں نے راستے میں تمام شہروں کو خالی پایا۔ کیونکہ ان شہروں میں رہنے والوں نے ان مسلمانوں کے خوف سے شہر اور بستیاں خالی کر دی تھیں۔ اور پھر ان سے ٹولیڈو میں مغیث اور زید بھی آن ملے۔ پہلے ہی انھوں نے مسلمانوں کا زور توڑ دیا تھا اور اب وہ پایۂ تخت کو فتح کرنے کے لئے اسے گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ ایک خوفناک جنگ کے بعد بے شمار عیسائی مارے گئے۔ اور اس شہر نما قلعے پر مسلمانوں نے تسلط جما لیا۔ اسی اثنا میں والی موسیٰ بن نصیر بھی پہنچ گئے۔ ان کے راستہ میں سبھی شہر تارمونیا، اشبیلیا، سیلا۔ میریڈا۔ مرتیس اور سیزاد فتح ہو گئے۔ اگر کسی شہر والوں نے مقابلہ کیا تو وہ مریڈا والے تھے بعد میں انھوں نے بھی اطاعت قبول کر لی۔

طارق بن زیاد نے ٹولیڈو کو فتح کیا اور پھر وہ مدینۃ السلم القلعہ اور قسطہ وغیرہ شہروں کو زیر کر لیا۔ اب وہ دریائے الفارہ پر تھے انھوں نے دریا پار کیا اور کوہستان تک پہنچ گئے یہ سپین کے شمالی حصہ میں فرانس کے جنوب تک تھا۔ انھوں نے اسے بھی ایک ہی حملے میں فتح کر لیا۔ واپسی پر موسیٰ بن نصیر سے ان کی ملاقات شہر طلاویرہ میں ہوئی۔ انھوں نے طارق کو چابک مارا اور بولے "تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری اجازت کے بغیر پیش قدمی کیوں کی۔" پھر انہوں نے طارق کو گرفتار کر لیا اور قید میں ڈال کر خلافت میں رپورٹ پیش کی جہاں سے حکم ملا کہ طارق کو فوراً رہا کر دو اور سپین کا گورنر بنا دو۔

تمام سپین پر تسلط جما کر موسیٰ بن نصیر نے ولید بن عبدالملک کو خط لکھا کہ سپین میں نے فتح کیا ہے اب میں یورپ فتح کرنا چاہتا ہوں مگر انہوں نے موسیٰ بن نصیر اور زیاد کو دمشق بلایا اور لکھا کہ وہ سپین پر کسی اور کو گورنر بنا آئے۔ چنانچہ موسیٰ بن نصیر نے اپنے بیٹے کو سپین کا گورنر بنا دیا۔ اور خود جس روز وہ دمشق پہنچے اسی دن خلیفہ عبدالملک کا انتقال ہو گیا۔ اور خلیفہ کی وصیت کے مطابق سلیمان بن عبدالملک خلیفہ بنا مگر ولید نے سازش کر کے عبدالعزیز کو جو اس کا بیٹا تھا خلیفہ بنانا چاہا وہ اس میں کامیاب نہ ہوا۔ اور خلیفہ سلیمان بن عبدالملک ہی رہا۔

چنانچہ اس نے ان سبھی لوگوں سے دشمنی کر لی جنہیں ولید کی حمایت حاصل تھی۔ ان میں موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد بھی تھے جنہیں اس نے قید کر دیا۔ اور رہائی کے لئے جو تاوان مانگا وہ دونوں نہ دے سکتے تھے۔

پھر سلیمان نے موسیٰ بن نصیر کو مکہ روانہ کر دیا جہاں انہوں نے اپنی رہائی کے بدلے خلیفہ کی مانگی ہوئی رقم عرب کے رئیسوں اور سرداروں سے مانگ کر پوری کی اور موسیٰ بن نصیر کے بیٹے کو بھی گورنری سے ہٹا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ڈر تھا کہ وہ ضرور باپ کا بدلہ لے گا۔ اور اس طرح سپین کے یہ دونوں فاتح وقت کے طوفان میں ہی گم ہو کر رہ گئے۔ حالات نے انہیں ضرور بھلا دیا تھا ـــــ مگر ان عظیم انسانوں کو سرزمین سپین اور تاریخ کبھی نہ بھلا سکے گی۔ آج بھی مسلمان ان عظیم سپوتوں کو سلام کرتے ہیں۔

11636

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ